رجسٹرڈ ایل نمبر ۔

نور

ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرض کو بجالانے والا صرف اکیلا اخبار

قادیان دارالامان سے ہر پندرھویں شائع ہوتا ہے

ہدیٰ واللہ نورہ ولو کرہ الکافرون

جلد ۹ | ایڈیٹر: شیخ محمد یوسف سابق سورن سنگھ ودوان | نمبر ۱۰

۱۷- فروری سنہ ۱۹۱۸ء

ضوابط

چندہ سالانہ عوام ۸ر عہ

ششماہی ۴ر عہ

اعزاز سے امتیازی قیمت ۴ر

ایسے حضرات کے اسماء گرامی اخبار کے سرپرستوں کی فہرست میں لکھے جائینگے اسکے علاوہ جو کچھ دیں وہ عطیہ تصور ہوگا ۔

KHILAFAT LIBRARY

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر بیان

(۲) مذاہب اسکی حقیقت بیان کرنا ۔

(۳) عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو

(۴) اخبار کو اسلام کے منور چہرہ سے

دور کرنا ۔

(۵) حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تعلیم کو اسکے صحیح معنی میں پہنچانا اور انہیں اسلام کی دعوت دینا ۔

(۶) گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی ۔

میرا قلم سست کیوں ہے؟

کچھ دنوں سے لگاتار مجھے اس قسم کے خطوط مل رہے ہیں کہ آریوں اور سکھوں کے متعلق اب آپ پہلے کی طرح زبردست مضامین کیوں نہیں لکھتے۔ یہ درست اور صحیح ہے اور مجھے خود اعتراف ہے کہ اب میرا قلم سست ہے غالب نے کہا ہے ؎

فکر نے غالب نکما کر دیا ۔ ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

حیرت اور تعجب کی جا ہے کہ باوجود بذریعہ جوابی کارڈ کے پیشتر سے اطلاع کرنے کے دو صد میں سے ایک صد وصول اور ایک صد واپس آجائیں اور علاوہ بریں یکم دسمبر کو تین صد وی پیوں میں سے نصف وصول اور نصف واپس آجائیں اور یہ اس حالت میں ہو جبکہ وی پی کی رقم نہایت ہی قلیل یعنی ۹ر کی ہو اگر زیادہ ہوتی تو پھر واپسی کا خدا حافظ تھا اس قحط سالی میں جہاں ایک طرف کاغذ اسقدر گراں ہے کہ لاکھوں کی اشاعت رکھنے والے اخبارات نے بھی اپنی قیمتوں میں ڈیوڑھا گنا اضافہ کر دیا اور بعض فرض شناس قوم کے افراد نے اپنی اخبارات کو سینکڑوں اور ہزاروں روپیہ کے عطیات دیکر عملی ہمدردی کا ثبوت دیا اور ایسے اڑے وقت میں ہر طرح سے اعانت کے لیئے ہاتھ بڑھایا۔ ایک آریہ اخبار کو جب اپنی قیمت میں اضافہ کرنیکی ضرورت پیش آئی تو اسکے ہزاروں خریداروں میں سے صرف ۹ یا ۱۰ خریداروں نے وی پی واپس کیئے۔ مگر دوسری طرف ہمارے مہربانوں کی نوازش کو ملاحظہ فرمائیے کہ تین صد وی پیوں میں سے نصف واپس۔ اور پھر یہ اس صورت میں جبکہ صرف ۹ر کا وی پی تھا اور سالانہ جلسہ میں جب اخبارات کے مالکوں کو بہت کچھ بہتری اور بہبودی کی توقع ہوتی ہے صرف ۳۰۰ خریدار کا اضافہ ہو (تین مساوی ایک خریدار سے یہ مراد ہے کہ تین اشخاص نے ملکر ایک سال کی قیمت ادا کی) تو خدارا آپ خود ہی اپنے دل میں اندازہ لگاؤ کیا جس اخبار کے ساتھ ایسا سلوک ہو اسکی ہستی قائم رہ سکتی ہے کہاں نور کا یہ عظیم الشان مشن کہ وہ تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کرنے والا اکیلا ہی اخبار ہے جس کا خطرناک سے خطرناک دشمن بھی اعتراف کریں۔ مگر کہاں ایسے مجاہد پرچہ کے ساتھ ایسا سلوک کہ جسکے تصور سے ہی ہمارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور ہم دانتوں تلے زبان دبا کر رہ جاتے ہیں ۔ اب یکم مارچ کو ان دوستوں کے نام جنکی طرف قیمت کا بقایا ہے وی پی ہوگا اور پیشتر سے ہر ایک خریدار کو اطلاع بھی دی جائے گی امید ہے کہ احباب کرام ایسے اڑے وقت میں وی پی وصول فرما کر دعا اور شکریہ کا موقع دینگے اور اگر کسی وجہ سے وی پی کی وصولی میں کوئی امر مانع ہو تو خدارا پیشتر سے مطلع فرمادیں کیونکہ اطلاع ملنے پر خاموش رہنا اور پھر وی پی واپس کر دینا یہ کوئی ہرگز قابل تعریف فعل نہیں ہے درحقیقت یہ اخبار نور کے ساتھ ایسی دشمنی ہے جسکی موجودگی میں کسی خطرناک سے خطرناک دشمن کی بھی ضرورت نہیں ہے ۔

صوانح عمری بابا نانک :- سکھوں میں تبلیغ کیلئے بے نظیر کتاب ہے۔ قیمت مجلد ۱۴ر غیر مجلد ۱۲ر

فتح مبین :- یہ سارا آریوں میں تبلیغ کے لیئے اپنی نظیر آپ ہی ہے سمجھو کہ آریہ صاحبان کی کل کتب کا نچوڑ ہے قیمت صرف ۴ر

آریہ دھرم کا پول :- مضمون نام سے ظاہر ہے اسکی خوبیوں کو دیکھکر ایک سکھ سردار نے چار سو خرید فرمایا قیمت ۲ر

مفت ردّ شانخ ایک بے نظیر رسالہ ہے حکیم علامحمد صاحب مالک رفیق حیات بجنسی قادیان سے دو پیسہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت خریدیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تین مساوی ایک خریدار کا اضافہ

KHUDA BAKHSH LIBRARY

یہ کون نہیں جانتا کہ تمام ہندوستان میں صرف نور ہی ایک ایسا اخبار ہے۔ جو سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرض کو کماحقہ بجا لا رہا ہے۔ یقیناً ایسے مجاہد پرچہ کی اعانت کرنا اپنی مدد آپ کرنے کے مصداق ہے۔ اور نور نے جس دن سے شروع دن سے شروع کیا۔ تا دم ایں یفضل ایزدی اُن اغراض اور مقاصد پر بااحسن وجوہ قائم ہے۔ اور جسطرح یہ مجاہد پرچہ ہندوستان کی ان دو ممیز اقوام سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرض کو کما حقہ بجا لا رہا ہے۔ یقیناً وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ مسٹر ایس۔ ایم۔ ریلوے انجینئر لکھتے ہیں کہ:۔

یہاں آپ کا اخبار اور کسی کے پاس نہیں آتا سوائے میرے تاہم اس سے اکثر احباب مستفیض ہوتے ہیں۔ یہی تو نقص ہے کہ نور کی اشاعت نہیں بڑھتی جب ایک اخبار سے پندرہ بیس اشخاص فائدہ اٹھا سکیں تو پھر انہیں کیا ضرورت ہے کہ وہ الگ الگ خریدیں اور یہ ہم لوگوں میں بڑا نقص ہے ہر ایک خیر خواہ نور کو چاہیئے کہ وہ ان لوگوں کو جو اخبار خرید سکتے ہیں بجائے مفت پڑھنے کے قیمتاً خریدنے کے لیئے مجبور کریں اگر ہر ایک دوست ایسا کرے تو چند دنوں میں ہی نور کی اشاعت ایک مطمئن حالت تک پہنچ سکتی ہے۔ آپ کے مضامین خصوصاً سکھوں کے متعلق ہر طرح سے قابل داد ہیں۔ اور چند سکھ احباب سے تبادلہ خیالات کا موقعہ ہوتا ہے تو آپ کے اخبارات ایک کافی گائیڈ کا کام دیتے ہیں۔

پھر جناب منشی علی محمد صاحب اخبری ساکن سیدوالا لکھتے ہیں کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرم ومعظم جناب شیخ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت وتواصوا بالصبر وتواصوا بالحق سے اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو مطلع کیا کہ دیکھو زمانہ گواہی دے رہا ہے کہ انسان سراسر گھاٹے میں ہے مگر وہ لوگ گھاٹے میں نہیں ہیں جو مومن ہیں اور عمل صالح کرتے ہیں اور خود صبر کرتے ہیں اور دوسروں کو صبر تلقین کرتے ہیں اور خود حق بات پر عمل کرتے ہیں۔ اور دوسروں کو حق بات کی نصیحت کرتے ہیں۔

اسپر غور کرتے کرتے میرا دل محسوس کرنے لگا (خواہ وہم سمجھیں) کہ دین احمد بیمار ہے کس واسطے ہو گیا کہ مسلمانوں نے اس آیت پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔ پھر دوسری طرف میں نے دیکھا کہ آریوں نے اپنی مبلغ اسلام کی بیخکنی کے لیئے عیسائیوں نے اسلام کی بیخکنی کے لیئے جا بجا پھیلائی ہیں انہوں نے قرآن شریف پر طرح طرح کے اعتراض کیئے ہیں۔ گو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حضرت اقدس مسیح موعود اور خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور جناب کے ہاتھوں سے انکی امیدیں ٹوٹ گئیں۔ اور اب انکو اپنی ہستی کی فکر دامنگیر ہو گئی ہے مگر اب ضرورت ہے اس بات کی کہ جس طرح انہوں نے قرآن شریف پر مبلغوں کو پڑھایا اور قرآن شریف پر اعتراض کیئے۔ اسی طرح ہمیں چاہیئے کہ انکی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے اور اپنے مبلغوں کو انکی مسلمہ کتب سے اعتراضات بتائے جائیں۔ عیسائیوں کے متعلق تو بفضل تعالیٰ ہماری طرف سے مشنری مقرر ہیں مگر باقی مذاہب پر غور کرنا چاہیئے جیسا کہ انہوں نے کیا۔ یا جیسا کہ ہم غیر احمدیوں کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔

مثال کے طور پر ایک واقعہ آپکے پیش کرتا ہوں کہ آپکی تصنیف شدہ سوانحعمری بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ نمبردار سیدوالہ کو دکھائی گئی۔ مطالعہ کرنے لگا کہ اگر یہ حوالجات جنم ساکھی اور گرنتھ صاحب سے ملجائیں تو میں آج مسلمان ہوتا ہوں یہ حوالجات غلط ہیں جنم ساکھی میں اور گرنتھ میں کوئی نہیں جھوٹ لکھا ہے وغیرہ وغیرہ مگر اس نے یہ کیوں کہا کہ ہماری کتابوں میں نہیں ہیں انکو گورمکھی آتی نہیں یہ پڑھ نہیں سکتے اور میں بہت متفکر ہوا۔ دوسرے دن ہی میں نے گورمکھی پڑھنی شروع کر دی۔ چنانچہ پانچ دن میں گورمکھی پڑھکر جنم ساکھی سے آپ کے دیئے ہوئے حوالجات کو دیکھا تو بعینہٖ پایا نشانات لگا کر اسکے پاس لے گیا سب کچھ اسکو دکھایا تو شرمندہ سا رہ گیا۔

پھر میرے دل میں شوق پیدا ہوا۔ کہ غیر احمدیوں کے لیئے تو مشنری مقرر ہیں مگر آریوں اور سکھوں کے لیئے کوئی نہیں۔ چنانچہ اس غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ عاجز ملازمت چھوڑ کر قادیان آیا ہے مگر چونکہ آتے ہی میری طبیعت علیل ہو گئی ہے لہٰذا حاضر خدمت نہیں ہو سکا کئی ایک دفعہ دفتر میں گیا بھی مگر جناب کی ملاقات نصیب نہ ہوئی لہٰذا مسدمی ہوں کہ جناب کو جسوقت فرصت ہو تو عاجز کو اطلاع بخشیں تا حاضر خدمت ہو کر دیدار حاصل کر کے مستفیض ہوں۔ فقط والسلام

الراقم خاکسار علی محمد احمدی مدرس ساکن سیدوالہ

۹/۱۱/۱۷

لاریب ان امورات بینہ اور واقعات حقہ سے یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ تمام ہندوستان میں نور ہی ایک ایسا اخبار ہے کہ جو سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرض کو کماحقہ بجا لا رہا ہے اور اپنی مشن کو اس طرح پر احسن وجوہ پورا کر رہا ہے جسکے لیئے اپنے اور بیگانے یکساں معترف ہیں چاہیئے تھی کہ ایسے بے نظیر مجاہد پرچہ کی اشاعت ہزاروں تک پہنچی ہوئی ہوتی اور ہر ایک خیر خواہ ملت اس امر کا عزم بالجزم سمجھے ہوئے ہوتے کہ نور کی توسیع اشاعت میں ہی ہماری زندگی ہے کیونکہ نور جیسے مجاہد پرچہ کی اعانت کرنا یقیناً سمجھو کہ اپنی اعانت آپ کرنے کے مصداق ہے۔ مگر آہ افسوس کہ نور کی اشاعت اسقدر قلیل بلکہ اقل ہے کہ ہمیں تو ظاہر کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے مگر سالانہ جلسہ پر حضرت خلیفۃ المسیح نے اس امر کی خاص تاکید فرمائی کہ نور کی اشاعت دو ہزار تک پہنچ جانی چاہیئے۔ مگر افسوس کہ باوجود اس سفارش کے بھی دوستوں کی رگ ہمیت جنبش میں نہ آئی اور بصدر وقت سالانہ جلسہ پر تین مساوی ایک خریدار کا اضافہ ہوا۔ ہمیں یہ ظاہر کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے کہ کیا یہ اس قوم کی فرض شناسی کا حال ہے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنیکا دعویٰ کرتی ہے اور جسکا یہ مشن ہو کہ تمام بنی نوع انسان کو نور اسلام سے منور کرنا ہے مگر اسکے ہاتھوں نور جیسے مجاہد پرچہ کے ساتھ یہ سلوک ہو کہ باوجود امام کی سفارش کے روپیٹ کر ۳ = ۱ خریدار کا اضافہ ہوا۔ افسوس کیسا الم فرسا سانحہ ہے پوچھو تو دوستوں کے اس حسن سلوک نے ہماری کمر کو توڑ دیا۔ خدارا تم غور کرو کہ وہ اقوام جن میں نور اشاعت اسلام کے اہم فرض کو کماحقہ بجا لا رہا ہے ذرا اسکی قدردانی پر نظر کرو اور پھر اپنے گریبانوں میں منہ ڈالو اور دیکھو کہ تم کس منہ سے اقوام عالم کو نور اسلام سے مستفیض کرنا چاہتے ہیں سکھوں کا وہ کونسا اخبار ہوگا جسکی اشاعت دو ہزار سے کم ہو۔ اور دوسری طرف آریہ لوگوں کی فرض شناسی تو اظہر من الشمس ہے مسافر آگرہ کی دو ہزار کی ضمانت ہوئی خریداروں نے ہاتھوں ہاتھ ضمانت کو ادا کر دیا اور پھر اسکی اشاعت ہزاروں تک پہنچی ہوئی ہے اور اسکو یہ فخر ہے کہ وہ ممالک متحدہ آگرہ کے سب اخبارات سے زیادہ چھپنے والا ہے۔ مگر دوسری طرف ذرا اس دردانگیز سانحہ کو سنئے لاؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✣ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخبار نور

قادیان دارالامان ۱۷ - فروری سنہ ۱۹۱۸ء

KHILAFAT LIBRARY

آریہ گزٹ کے تسلسل کی تردید

کالج پارٹی کا منہ زور اخبار

آریہ گزٹ اپنے ۱۰ - جنوری کے اشو میں لکھتا ہے کہ "قادیان گدی کی طرف سے ایک اخبار فاروق نکلتا ہے - ان قادیان والوں کے اصول کیا اہمیت و طاقت رکھتے ہیں یہ تو پیغامی پارٹی کے زبردست دلائل سے ظاہر ہوتا رہتا ہے لیکن بسا اوقات فاروق کے ایڈیٹر صاحب آریہ سماج پر بھی مہربانی کر دیا کرتے ہیں - چنانچہ ۲۷ - دسمبر کے پرچہ میں آپنے ایک نہایت معرکہ کی بات لکھی ہے اور اسکو لیڈنگ آرٹیکل بنا کر اسکا عنوان "قابل توجہ آریہ صاحبان" رکھا ہے اور اپنی طرف سے انہیں ایک ایسا زبردست وار کیا ہے جس سے وہ سنبھلتے ہیں کہ اب وید الہامی نہیں ٹھہر سکتے اور نہ ہی یہ مرتہ تم رہ سکتا ہے کہ وید شروع سرشٹی میں دیئے گئے - اسکی دلیل آپ یہ دیتے ہیں کہ سوامی جی نے رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں لکھا ہے کہ رشیوں کو انکے پہلے نیک کرموں کی وجہ سے وید دیئے گئے گویا وید دینے سے پہلے رشیوں نے نیک کرم کر لیئے تھے اس سے ثابت ہوا کہ رشیوں نے بغیر ویدوں کے پہلے نیک کرم کیئے جسکا بدلہ اور معاوضہ میں انکو وید ملے -

یہ ہے فاروق صاحب کی زبردست دلیل - لیکن اس دلیل کو جو بھی آریہ یا ہندو پڑھیگا - وہ بے اختیار ہنس دیگا کیونکہ ایک نہایت معمولی بات بھی فاروق صاحب کے عالی دماغ نے نہیں سمجھی ✣

"پہلے نیک کرموں" سے یہ مراد نہیں ہے کہ موجودہ دنیا میں پیدا ہو کر اور کرم کر کے پھر انکو ویدوں کا الہام دیا گیا بلکہ پہلے نیک کرموں سے مراد پرلے سے پہلے کی جو دنیا ہے اور اسمیں جو نیک کرم کیئے گئے ہیں - یہ انکی طرف اشارہ ہے - چنانچہ بھومکا میں اس بات کو واضح کیا گیا ہے ✣

یاد رکھو - کہ ویدوں کے خدا نے ایک ہی بار دنیا نہیں بنائی - یہ قرآنی خدا نہیں - کہ ایک ہی بار دنیا بنا کر بیٹھ رہے بلکہ یہ دنیا بار بار بنتی - اور بگڑتی ہے - پرلے کے بعد سرشٹی اور پھر پرلے کے بعد سرشٹی ہوتی ہے ✣

اب سمجھو - اور ذہن نشین کرو - یہ سلسلہ ایک دور تسلسل ہے - جس کا خاتمہ کہیں نہیں - چاہے کہیں تک گنتے چلے جاؤ یہ ختم نہ ہوگا - اب اس امر واقعہ و سچی فلاسفی کے گھنے جنگل میں داخل ہو کر سمجھو - کہ جب بھی دنیا بنتی ہے - تب ہی چار رشیوں کو انکے سابقہ دنیا میں کیئے ہوئے نیک کرموں کی بدولت ویدک گیان ملتا ہے - اور ہماری روزانہ عبادت کے اندر بھی ایک منتر آیا ہے - کہ پرماتما دنیا کو سابقہ دنیا کے مطابق بناتا ہے - ویسے ہی سورج - ویسے ہی چندر - اور ویسے ہی دوسری چیزیں بناتا ہے ✣

اب اپنے سوال کے بودا پن پر غور کرو - کہ اس کی کیا حقیقت رہ جاتی ہے - اور وید سچ مچ شروع سرشٹی میں آیا ہوا الہام ہوا ثابت ہوتے ہیں" ✣ یہ ہے آریہ گزٹ کا واویلا

کیا وید قدیم ہیں؟

ہمارا دوست ایڈیٹر آریہ گزٹ بڑے فخر سے یہ کہتا ہے کہ وید سب سے اول اور قدیم کتاب ہے - اسلیئے یہی ایک کتاب ایشور کی طرف سے ہو سکتی ہے - وید کے منجانب اللہ ہونیکے لیئے آریہ صاحبان کے ہاتھ میں وید کے سب سے قدیم ہونیکی ایک سب سے بڑھکر دلیل ہے - آؤ اب ہم آریہ صاحبان کی اس پیشکردہ دلیل پر فکر و غور و خوض سے کام لیں - اور خود وید مقدس سے ہی اس امر کا جواب لیں - کہ وید مقدس آریہ صاحبان کی اس وید کی قدامت کے پیشکردہ دعوے کی کہاں تک شہادت دیتے ہیں اگر ہمارے آریہ دوستوں کے کہنے کی وید میں تائید ہے تو چشم ما روشن دل ما شاد - اگر ایسا نہیں تو دعوے سست اور گواہ چست کی مثال ہمارے دوستوں پر عائد ہوتی ہے ✣

اب ہم بجائے بیرونی شواہد کے وید مقدس سے ہی اس امر کا جواب لیتے ہیں - کہ کیا وید بھی اپنے آپکو بقول ہمارے آریہ دوستوں کے قدیم کہتے ہیں - یا صرف یہ ہمارے دوستوں کا دعویٰ ہی دعویٰ ہے - اب ہم بیرونی اور اندرونی شہادتوں سے وید مقدس کی پڑتال کرتے ہیں - آریہ صاحبان کا دعویٰ ہے - کہ ازل سے یہی چار وید دنیا پر نازل ہوتے رہے اور اس میں ہرگز قدیم زمانہ کا ذکر یا حوالہ تک نہیں ہے - اور نہ ازلی ابدی کلام میں قدیم زمانہ کا حوالہ تک ہونا چاہیئے - انکا یہ بھی دعویٰ ہے - کہ چاروں وید اگنی وایو وغیرہ چار رشیوں پر نازل ہوئے تھے - اور انہی پر نازل ہونیکی تخصیص کی یہ وجہ ہے گزشتہ کلپ یعنی اس سے پہلی دنیا میں یہی چار شخص اپنے شبھ کرم اور اعمال اعلیٰ کی وجہ سے الہام الٰہی کے پانیکے مستحق تھے اور اس استحقاق کی وجہ سے وید کا انپر نزول ہوا - اگر آریہ صاحبان کا یہ خیال سچا ہے کہ "کلپ" (شروع دنیا) کے شروع میں انہیں لوگوں پر وید کا نزول ہوتا ہے - جو اپنے سابقہ اعمال کی وجہ سے مستحق الہام ہوتے ہیں تو اس سے ہر کلپ کے شروع میں چار وید کے نزول ہی کی تخصیص باطل ہوتی ہے - کیونکہ اگر پہلے کلپ میں دس پندرہ یا پچاس ساٹھ یا لاکھوں کروڑوں آدمی الہام کے مستحق نکل آئیں تو پھر ان لوگوں پر بھی کسی نہ کسی وید کا نزول ضروری ہوگا - اور خدا بے انصاف نہیں ہے کہ قابل استحقاق اشخاص کو الہام سے محروم رکھے - دوسری یہ قباحت لازم آتی ہے - کہ اگر کلپ میں کوئی شخص الہام پانیکا مستحق نہ نکلے - تو پھر اس سے اگلے کلپ میں کسی شخص پر بھی وید نازل نہیں ہو سکیگا - دنیا اس کلپ میں کروڑوں اربوں سال تک وید کے گیان سے محروم رہیگی ✣

تیسرے یہ نقص لازم آتا ہے - کہ چاروں وید کے نزول کے بعد اگر کوئی اور شخص الہام پانے کا مستحق نکل آئے تو اسکو بھی الہام سے محروم رکھنا پڑیگا - اور خدا دیالو ہے وہ کیوں بلا وجہ مستحق الہام کو الہام سے محروم رکھیگا - یہ تو توہین بلامزہ ہے - صحیفہ قدرت میں ایسا ہے نہیں - پس نظر بحالات مذکورہ اظہر من الشمس ہے - کہ آریہ صاحبان کا یہ دعویٰ کہ وید کا نزول صرف سابقہ جنم کے اعمال ہی کی وجہ سے ہو سکتا ہے - ہماری سمجھ سے باہر ہے - بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسکو چاہے اور جسے چاہے عطا کرتا ہے - اور اللہ بڑے فضل والا ہے - اللہ یعلم حیث یجعل رسالتہ ذلک فضل اللہ توتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم - آریہ صاحبان کا یہ

KHILAFAT LIBRARY

خیال کہ الہام گذشتہ جنم کے اعمال ہی کی وجہ سے ملتا ہے مگر اس میں معقولیت اور ایشور کا نیائے اور انصاف ہمارا ساتھ نہیں دیتا۔ ہم آریہ صاحبان سے یہ استفسار کرتے ہیں کہ کیا اس جنم کے اعمال کچھ نہیں گذشتہ جنم کے اعمال پر ہی الہام کا ملنا موقوف ہے۔ نیکی۔ اطاعت۔ اعمال حسنہ تقویٰ اور طہارت تو انسان اس جنم میں اختیار کرتا ہے جو الہام کے ملنے کا موجب ہے۔ اور الہام دوسرے جنم میں دوسرے شخص کے ساتھ جاکر ملے اس سے جسم جس کے ذریعہ روح نیکی اور بدی کے کرنے پر عادی ہوتی ہے اس جنم کا جسم دوسرے جنم کے جسم کے سکھ اور دکھ سے خالی رہیگا۔ جب تک انسان کا تشخص ادلیہ قائم نہو اسے جزا ملنے سے نہ کچھ عبرت اور حظ اور نہ کچھ فائدہ ہے۔ مسلمان لوگ بھی دوسرا جنم مانتے ہیں جو نشاۃ اخروی میں ملیگا مگر وہ ایسا ہرگز نہیں مانتے کہ ہر ایک شخص کا تشخص بدل جائیگا۔ جس سے انسان کو معلوم ہی نہ ہو کہ یہ کس عمل کی جزاء اور کس شخص کو مل رہی ہے۔ مسلمان لوگ خدا تعالیٰ کے فیض کے یہاں تک قائل ہیں کہ انکے نزدیک ہر شخص اللہ تعالیٰ سے الہام پاسکتا ہے اور انبیاء تک کے کمالات کو پہنچ سکتا ہے اور مخاطبات الٰہیہ اور مکالمات ربّی سے مستفیض ہوسکتا ہے بشرطیکہ اس کی قابلیت اور استحقاق حاصل کرے۔ مسلمان لوگ جو پانچوں وقت نماز میں صراط الذین انعمت علیہم کی درخواست کرتے ہیں اس سے یہی مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو اُن لوگوں کے کمالات عطا فرمائے جنپر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا یعنی اولیاء صدیقین شہداء اور صالحین کے کمالات جنکو خدا تعالیٰ سے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف حاصل ہوا۔ بخلاف ویدکے جو دنیا کے ابتدا میں ہی الہام کا قائل ہو کر پھر مہاپرلے تک دروازہ الہام و مخاطبات الٰہیہ کا وا نہیں کرتا حالانکہ الہام کے مستحق ہر زمانہ میں نکل سکتے اور الہام الٰہی کی جزاء پاسکتے ہیں۔ آریوں کے پاس اس بات کا کوئی جواب نہیں کہ جو لوگ وید کے نزول کے بعد الہام الٰہی کے مستحق نکل آئیں انکو جزاء ملنے کی کیا سبیل ہوگی۔ کیا وہ دوسرے کلپ کے شروع ہونے تک جزائے الہام سے محروم رہینگے؟ نہ اس بات کا جواب دے سکتے ہیں کہ ابتدائے کلپ میں بلا موا صلت پیدا ہوئے اگر وہ اپنے گذشتہ جنموں کے اعمال کی جزاء میں بلا موا صلت پیدا ہوئے تو جو لوگ اسکے بعد اس جزا کے مستحق نکل آویں انہیں اللہ تعالیٰ آجکل اس عقیدہ قدیم سے مستفیض کیوں نہیں کرتا۔ کیا ہمارے آریہ دوست اس بات کا جواب دے سکتے ہیں کہ جب کمت شدہ جیو ۳۶ ہزار دنیا کے پیدا ہونے اور پرلے تک کے زمانہ میں حالت کمت میں رہتے ہیں اگر کسی کلپ میں سارے ارواح نجات پاجائیں تو پھر اربوں سال دنیا کے پیدا ہونے کی سبیل کیا ہوگی کیونکہ نئے ارواح پیدا نہیں ہوسکتے۔ گذشتہ ارواح نجات پاگئے اب نئی دنیا پانے کی سبیل کیا ہوگی ؛

واضح رہے کہ اس بات کے جواب کے لیئے امکان نوعی کا عذر کافی نہیں۔ اہل منطق کے نزدیک یہ ممکن ہے کہ کسی کلپ میں سارے ارواح نجات پاجائیں اور آگے کوئی سبیل نئی دنیا کے پیدا ہونیکی نہ رہے پس ہم اپنے دوستوں سے سوال کرتے ہیں کہ ایسے حالات میں خدا دنیا کو کس طرح رچیگا۔ اور برامارا تری (مہاپرلے) اور برامادن کا سلسلہ کس طرح قائم رہیگا۔ چکر کس طرح برابر چلا جائیگا۔ اور ہمارے دوست اس کا جواب دیں ؛

اب ہم یہ ثابت کرتے ہیں کہ وید ہرگز دنیا کے ابتداء میں نازل نہیں ہوئے۔ اسکے دو قسم کے ثبوت ہیں ایک اندرونی دوسرے بیرونی پہلے ہم اندرونی ثبوت کا بیان کرتے ہیں اور اسپر شواہد اور دلائل لاتے ہیں۔ بعد بیرونی شواہد بیان کرینگے ؛

آریوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اگنی۔ وایو۔ انگرہ۔ آدتیہ یہ یوگی یا رشی آدسرشٹی کے موقعہ پر عین عالم شباب میں بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے اور ایک منٹ بھی گمراہ نہ ہوئے بلکہ پیدا ہوتے ہی انہوں نے جہاں مادی آنکھوں کے لیئے سورج کی روشنی پائی وہاں روحانی آنکھوں کے لئے ایشوری علم کی تحریک دل میں حاصل کی یعنی ملہم ہوئے جس کا مطلب یہ ہے کہ وید کا نزول علی الفور اسوقت ہوا جب کہ ابتداء میں انسان دنیا میں پیدا ہوئے۔ ایک منٹ کی دیر بھی نہیں لگی۔ ہم وید کے اندرونی شواہد سے ثابت کرتے ہیں کہ ہمارے دوستوں کا یہ دعویٰ بلا دلیل ہے بلکہ وید پیدائش انسانی سے مدتوں بعد تالیف کیئے گئے۔ اور اسوقت تالیف ہوئے جبکہ سلطنتیں قائم ہوچکی تھیں۔ لوگوں میں دوستی و دشمنی پیدا ہوچکی تھی۔ اور آپسمیں آریوں اور غیر آریوں میں لڑائیاں تک ہوتی تھیں ؛

وید کے قدیم ہونے پر پہلی دلیل

سوامی دیانند کے بھاش میں منقول ہے اے ہوم کرنیوالے لوگو تم جس طرح آگ اور ہوا کی تعریفیں گاتے پہلے سے چلے آتے ہیں اسی طرح اب بھی انکو گائتری وزن والے وید کے عمدہ منتروں سے سرج وغیرہ سروں میں گاؤ۔ (رگوید منڈل اول سکت ۱۲ منتر) اب اس منتر میں یہ الفاظ کہ جس طرح پر پہلے تعریفیں گاتے چلے آئے ہو اب بھی گاؤ۔

سائنا چارج نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے۔ اے لوگو تم اندر اور اگنی کی گلیوں میں جما کرو۔ اور انہیں زیوروں سے دلھن کی مانند آراستہ کرو اور انہیں منتر پڑھ پڑھ سراہو۔ وید پڑھ پڑھ سراہو۔ جس طرح تمہارے پہلے بزرگ سراہتے چلے آئے ہیں۔ وید پڑھ پڑھ کر آگ کی ستائش اور پوجا کرنا پرمیشور کا فرمان ہے۔ نص صریح ہیں اس بات پر کہ وید اسوقت نازل ہوئے جبکہ اس سے پہلے بھی لوگ آگ ہوا وغیرہ کی تعریفیں برابر گاتے چلے آتے تھے۔ ؛

پس وید کا یہ بیان نص ہے اس امر کے لیئے کہ وید ہرگز ہرگز دنیا کے آدمیں نہیں نازل ہوا۔ سوامی دیانند صاحب کا بیان ہے کہ ابتدائی مخلوق توالد و تناسل سے پیدا نہیں ہوئی۔ بلکہ عین عالم شباب میں بلا موا صلت بذریعہ تولد پیدا ہوئی۔ پس اگر وید قدیم ہوتے ہرگز ان لوگوں کو زمانہ قدیم کے علماء اور راستبازوں کا نمونہ اختیار کرنے کی ہدایات وید میں درج نہ ہوتیں۔ کیونکہ یہ لوگ معدودے چند شروع میں ہی بذریعہ تولد پیدا ہوئے۔ انکے آباؤ اجداد بزرگ تھے ہی نہیں۔ پھر وہ لوگ گذشتہ لوگوں کی سیرت کے نمونہ کس طرح پکڑ سکتے ہیں۔ حالانکہ منتر سے ظاہر ہے کہ یہ خطاب اس زمانہ کے لوگوں کی طرف ہے جو وید کے نزول کے وقت موجود اور مخاطب تھے۔ اور انہیں لوگوں کے قدیم بزرگوں راستبازوں اور آباؤ اجداد کا بیان مذکور ہے۔ یہاں کوئی آریہ دوست گھبرا کر یہ جواب نہیں دے سکتا کہ اس سے پہلے کلپ (دنیا) کے لوگ مراد ہیں۔ کیونکہ (۱) ایک تو وید کے زمانہ کے لوگ ماں باپ سے پیدا ہی نہیں ہوئے۔ پس انکی نسبت تمہارے بزرگ کے الفاظ استعمال

نہیں ہو سکتے۔ (۲) ثانیاً پہلے کلپ کے لوگوں کا نمونہ پیش کرنا بالکل فضول ہے۔ نمونہ ہمیشہ ایسا پیش کیا جاتا ہے۔ جس کا خارج میں وجود بھی ہو اور مخاطبین اُس نمونہ کو دیکھ کر یا کسی سے دریافت کر کے اتباع بھی کر سکیں۔ پہلے دنیا کے لوگوں کا موجودہ زمانہ کے لوگوں کو کچھ علم نہیں ہو سکتا۔ ایشور نے وید میں کسی کا ذکر بطور نمونہ نہیں کیا۔ پس وید میں ان لوگوں کو بطور نمونہ پیش کرنا جسکا کچھ حال معلوم نہیں حکمت سے بعید ہے (۳) جو لوگ کہ وید کے زمانہ کے ہیں اُن کی وہی رسمیں ہیں جو گذشتہ کلپ میں تھیں گویا یہ لوگ وہی بزرگ ہیں جن کے نمونہ اختیار کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ پس انکو اپنا ہی نمونہ اختیار کرنے کا حکم دینا سمجھ سے باہر ہے ہاں یوں کہا جا سکتا تھا کہ جس طرح تم لوگوں نے گذشتہ دنیا میں نیک کام کر کے یہ جنم لیا اسی طرح اگلے جنموں میں لو۔ (۴) آریوں کا عقیدہ ہے کہ وید بمشکل فدائی علم کا نام ہے جسکی کوئی ابتدا نہیں۔ ایک دفعہ دنیا کے ۔ ۔ فنا ہونے پر دوسری دفعہ پھر وہی وید جو پہلی دنیا میں تھا رشیوں کو الہام ہوتا ہے پس کوئی آریہ صاحب ہرگز یہ جواب نہیں دے سکتا کہ اس سے پہلے کلپ کے لوگ مراد ہیں۔ کیونکہ اسوقت بھی جب کبھی وہ بزرگ پیدا بھی نہ ہوئے تھے۔ وید میں یہ عبارت موجود تھی۔ کہ قدیم لوگوں کو نمونہ بناؤ۔ پس جب تک کوئی بزرگ ایسے نہ بتلائے جائیں جو موجودنی الخارج اور اس کلام پر تقدم زمانی رکھتے ہوں ایسا کہنا ہرگز صحیح نہ ہوگا اور اس سے وید کی قدامت بالکل مفقود ہو جاتی ہے۔

وید کے قدیم نہ ہونے پر دوسری دلیل

اتھون وید کانڈ ۲ انوواک ۱ ورگ ۷ منتر ۲

میں پرمان ہے۔ اے دشمنوں کے مارنے والے اصول جنگ میں ماہر بے خوف و حراس پرجاہ و جلال عزیز اور جوانمرد تم سب رعایا کے لوگوں کو خوش رکھو تم نے پہلے میدانوں میں دشمنوں کی فوج کو جیتا ہے۔ تم نے خواہش کو مغلوب اور روئے زمین کو فتح کیا ہے۔ تم روئیں تن اور فولاد بازو ہو اپنے زور و شجاعت سے دشمنوں کو تہ تیغ کرو۔

اوپر کے حوالہ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ وید اسوقت کے اترے ہوئے ہیں جبکہ دنیا میں تمدنی حالت قائم ہو چکی تھی اور آریوں کے دشمن بالمقابل کھڑے ہو چکے تھے۔ اور وہ ہندوستان کے اصلی باشندے ہی تھے۔ جنکے ساتھ آریہ لوگ لڑتے اور اُنپر فتح پانے کی دعائیں مانگتے تھے۔ اوپر کے منتر میں خاصکر یہ الفاظ کہ تم نے پہلے میدانوں میں دشمنوں کی فوج کو جیتا۔ نص صریح ہے۔ اس بات پر کہ بید اسوقت کا نازل شدہ ہے۔ جبکہ آریہ لوگ بہت میدانوں میں دشمن کی فوج کو جیت چکے تھے ؛

وید کے قدیم ہونے پر تیسری دلیل

رگوید منڈل اوّل سکت ۳۲ منتر ۴

میں ہے۔ اے فرمانبردار لوگو تمہارے اسلحہ آتشین از قسم توپ و تفنگ تیر تلوار وغیرہ شستر مخالفوں کو مغلوب کرنے اور انکو روکنے کے لئے قابل تعریف اور بااستحکام ہوں تمہاری فوج مستوجب توصیف ہو تاکہ تم لوگ ہمیشہ فتحیاب ہوتے رہو۔ ایسا ہی یجروید ادھیائے ۸ منتر ۵۰ میں ہے۔ میں اس محافظ کائنات صاحب جاہ و جلال نہایت زور آور اور فاتح کل تمام کائنات کے راجہ قادر مطلق اور سب کو قوت عطا کرنیوالے پرمیشور کو جس کے آگے تمام زبردست حاکم سر اطاعت خم کرتے ہیں اور جو انصاف سے مخلوقات کی حفاظت کرنیوالا اندر ہے میں فتح پانے کے لئے مدعو کرتا ہوں اور پناہ لیتا ہوں۔ ایسا ہی رگوید اسٹک اوّل ادھیائے ۳ ورگ ۱۸ منتر ۲ میں ہے۔ اے انسانو تمہارے آئندہ ہمیں آتش کی اسلحہ اور تیر و کمان و تلوار وغیرہ ہتھیار میری عنایت سے مضبوط اور فتح نصیب ہوتی ہے کہ دشمنوں کی شکست اور تمہاری فتح ہو۔ تم مضبوط اور کارنمایاں کرنیوالے ہو۔ تم دشمنوں کی فوج کو ہزیمت دیکر انہیں روگرداں اور پس پا کرو تمہاری فوج جرار اور کارگذار اور نامی گرامی ہو تاکہ تمہاری عالمگیر حکومت روئے زمین پر قائم ہو اور تمہارا حریف ناہنجار شکست یاب ہو اور نیچا دیکھے۔ اوپر کے حوالوں سے ہم مفصلہ ذیل نتائج نکالتے ہیں (۱) جسقدر منتر اوپر بیان ہوئے ہیں۔ اس سے اظہر من الشمس ہے کہ یہ منتر اسوقت کے نازل شدہ ہیں جب آریوں کو دشمنوں کے ساتھ سخت مقابلہ پڑ رہا تھا۔ اور انکو دعاؤں کی ضرورت تھی۔

ان منتروں سے مورخین کی مرکزی تصدیق ہو رہی ہے کہ آریہ لوگوں کو ہندوستان کے اصلی باشندوں سے جنگ درپیش تھا اور اس موقعہ کے یہ منتر ہیں۔ پس وید اور آریوں سے پہلے۔ اور نسلوں کا ہونا اظہر من الشمس ہے ورنہ ابتدائی آریہ تبت میں پیدا ہوئے تھے اور سب پردان ستائش اور خدا کے پیارے صلح کل کے حامی تھے انکو جنگ کن سے پیش آنا تھا۔ بجز اس حالت کے کہ جسکو مورخین بیان کر رہے ہیں کہ آریہ لوگوں کا اصلی باشندگان ہند سے جنگ تھا جو مدت سے آریوں سے پہلے ہندوستان میں آباد تھے اور اُسوقت کے یہ وید منتر ہیں اور یہ وید منتر وید کی قدامت کا مریجا رد کرتے ہیں جسمیں ہی عاقل کو ذرا تامّل نہیں ہو سکتا (۲) منتر مذکورہ میں کُل انسان تو مراد نہیں ہو سکتے بلکہ خاص آریہ لوگ مراد ہیں۔ کیونکہ اگر کُل انسان مراد ہوں تو پھر انکے دشمن کون ہونگے۔ اس منتر سے اظہر من الشمس ہے کہ وید کی تصنیف کے وقت انسان مختلف تمدنی حالت میں تھے۔ انکو ایک دوسرے سے صداقت و عداوت تک نوبت پہنچی ہوئی تھی۔ جیسی تو آریہ کو حکم ہوتا ہے کہ تمہاری عالمگیر حکومت روئے زمین پر قائم ہو۔ اور تمہارا حریف ناہنجار شکست یاب ہو اور نیچا دیکھے۔ وید منتروں میں علمائے کرام کی طرف خطاب ہے۔ اور آریہ مسافر میں ایک منتر کا ترجمہ لکھا ہے کہ اے عالم لوگ پہلے (چیزوں کو کام میں جوڑنے والے) مددگار اور زمین جو یہاں آتے ہیں تم سکھوں کے حصول کی غرض سے انکی تشریح ہمارے لئے کرو۔ اب اس سے صاف ظاہر ہے کہ وید کے زمانہ میں ایسے بہت سے عالم موجود تھے جنسے روشنی اور زمین کا علم حاصل کیا جا سکتا تھا۔ صرف اسی پر اکتفا نہیں ہے بلکہ سوامی دیانند صاحب نے اپنی نوشتوں میں جگہ جگہ دور تسلسل کی مرجح سے مرجح الفاظ میں تردید فرمائی ہے جس سے ہمارا آریہ گوشکی دور تسلسل کی گردان اس طرح اڑ جاتی ہے جس طرح آندھی کے سامنے تنکا۔ سوامی دیانند صاحب اپنی مشہور و معروف کتاب رگوید آدھی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۲۶ میں فرماتے ہیں:۔

"غیر فانی وہی شے ہوتی ہے جسکی پیدائش اور فنا

نہ ہو علیحدہ علیحدہ عناصر (بھوت) یا جوہروں (دردیہ) کے اتصال خاص سے پیدائش (دت پتی) ہوتی ہے اور اُنا پیدا شدہ یعنی ذرّوں (یا عناصر) سے ملکر بنے ہوئے وجودوں کا انفصال (ویوگ) یعنی اتصال کا زائل ہو جانا (ناش) ہے سنسکرت میں ناش نظر نہ آنے یا غیر محسوس ہو جانیکے معنی رکھتا ہے جو کہ ایشور ہمیشہ یکساں رہتا ہے اسلیئے اسکی ذات میں اتصال اور انفصال کو دخل نہیں اس بارہ میں کنادمنی کا ایک سوتر شاہد ہے معلول جو علت سے پیدا ہو کر وجود میں آتا ہے اسکو فانی (انتیہ) کہتے ہیں کیونکہ پیدا ہونے سے پہلے وہ نہ تھا اور جو کسی شے کا معلول نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ حالت علت میں قائم رہتا ہے اسکو غیر فانی (نتیہ) کہتے ہیں اشیشک درشن ادھیائے ۴ یا ۴ سوتر ۱۱ جو شے اتصال سے پیدا ہوتی ہے وہ ہمیشہ فاعل کی محتاج ہوتی ہے اور اگر فاعل کو بھی اتصال سے پیدا ہوا مانیں تو یہ نتیجہ نکلے گا کہ اس کا بھی کوئی دوسرا فاعل ہے اس طرح متواتر سلسلہ بندی سے تسلسل لازم آتا ہے"

اسجگہ دیکھو کہ صریح اور واضح طور پر شری سوامی دیانند جی مہاراج دور تسلسل کی تردید در تردید فرماتے ہیں اس بیّن حوالہ سے بڑھکر اور کونسا حوالہ بیّن اور واضح ہو سکتا ہے کہ شری سوامی دیانند صاحب صاف صاف الفاظ میں دور تسلسل کی تردید کرتے ہیں کیا مہاشہ آریہ گزٹ اب بھی دور تسلسل کی پچ میں ڈٹا رہیگا صرف اسی پر ہی اکتفاء نہیں ہے چلئے آگے اور ستیارتھ پرکاش میں شری سوامی دیانند صاحب کی رائے مبارک دور تسلسل کے الجھن کے متعلق ملاحظہ فرما دیں سملاس بارہ صفحہ ۵۵۱ و ۵۵۲ میں شری سوامی دیانند جی مہاراج تحریر فرماتے ہیں :-

"جیو اور کرموں کا تعلق چھلکہ اور بیج کی طرح نہیں ہے بلکہ انکا تعلق سموائے (لازم ملزوم) ہے اسی وجہ سے ازلی زمانہ سے جیو اور اسے کرم اور کرنے کی طاقت کا تعلق ہے۔ اگر اسمیں کرم کرنیکی طاقت کا موجود ہونا نہ مانوگے تو تمام جیو پتھر کی مانند ہو جائینگے اور مکتی کے بھوگنے کی طاقت بھی نہ رہے گی جس طرح ازلی زمانہ کے کرم اور بندھن کے چھوٹنے سے جیو مکت ہوتا ہے تمھاری دوامی مکتی سے بھی چھوٹ کر (جیو) بندھن میں پڑیگا وسیلوں کے ذریعہ سے حاصل ہوئے سے ہرگز دوامی نہیں ہو سکتی اگر وسیلوں کے بغیر مکتی کا ہونا مانوگے تو کرموں کے بغیر ہی بندھن بھی پیدا ہو سکیگا جس طرح کپڑوں میں میل لگتی ہے اور دھونے سے چھوٹ جاتی ہے اور پھر میل لگ جاتی ہے اسطرح جھوٹ وغیرہ باعثوں سے نفرت رغبت اور نفرت کے ذریعہ سے جیو میں کرم بصورت پھل لگتا ہے اور وہ کامل علم مشاہدہ اور نیک اعمال سے مزین ہو جاتا ہے اور اگر میل لگنے کے باعثوں سے میل کا لگنا ماننا ہو تو مکت جیو کا سنساری اور سنساری جیو کا مکت ہونا ضرور ماننا پڑیگا کیونکہ جس طرح تدبیر یا سبب سے میل چھوٹتی ہے اسی طرح سبب سے میل لگ بھی جائے گی اسلیئے جیو کا بندھن اور مکت ہونا پرواہ اوادی تو مسلسل اوادی نہیں ہے"

دیکھو اسجگہ سوامی دیانند اوّل تو یہ فرماتے ہیں کہ وسیلوں کے ذریعہ سے حاصل ہوئے ہرگز دوامی نہیں ہو سکتی اور دور تسلسل بدون وسائل کے چل نہیں سکتا لہٰذا سوامی دیانند صاحب نے جس طرح الفاظ میں اس جگہ دور تسلسل سے انکار یا تردید فرمادی اور آخر پر جاکر صاف الفاظ میں کہدیا کہ روح اور مادہ کا اتصال دور تسلسل یا مسلسل آمادی نہیں ہے۔ اب ان صریح حوالجات کے ہوتے ہوئے ہم نہیں کہہ سکتے کہ مہاشہ گزٹ کس طرح دور تسلسل کی ڈینگ ہانک سکتے ہیں یا تو اڈیٹر آریہ گزٹ نے کبھی سوامی دیانند صاحب کی تصانیف کا مطالعہ نہیں کیا اور یا وہ دور تسلسل کے معنی نہیں سمجھتے۔ کیونکہ ان صریح اور صاف حوالجات کی موجودگی میں کوئی بھی آریہ دوست جو سوامی دیانند صاحب مہاراج کی کتب سے واقفیت رکھتا ہو دور تسلسل کا مدعی ہرگز نہیں ہو سکتا فی الحال ہم اسی پر ہی اکتفا کرتے ہیں اگر ضرورت پڑی تو ہم سانکھ درشن کے بھی بہت سے حوالجات دور تسلسل کی تردید میں پیش کرینگے ؛

شذرات

KHILAFAT LIBRARY

صرف سکرٹری اور پریذیڈنٹ بننے کیلئے آریہ سماجی بنتے ہیں

مسافر آگرہ اپنے ۱۷-دسمبر کے پہلے صفحہ کے دوسرے

کالم میں لکھتا ہے کہ :-

"آریہ سماجوں کے انتخابوں میں میونسپلٹیوں کے انتخاب والی چالیں چلی جاتی ہیں اور محض اسی لیئے ہم پارٹیاں بنا کر آریہ سماج کا ناش کرنے پر آمادہ ہو رہے ہیں۔ ہم نے دھرم پرچار کو بھی دنیوی عزت و شہرت کے حصول کا ایک آلہ بنایا ہے۔ ہم میں سے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو صرف پردھان یا منتری بننے ہی کے لیئے آریہ سماج سے تعلق رکھتے ہیں اور ایسی مثالوں کی آریہ سماج کے گذشتہ اتہاس میں کمی نہیں ہے جنمیں کہ لوگوں نے عہدے چھنتے ہی آریہ سماج کو تلانجلی دیدی" بقول مسافر آگرہ جب سکرٹریوں اور پریذیڈنٹوں کا یہ حال ہے تو عام ممبروں کا اندازہ نہایت آسانی سے لگایا جا سکتا ہے مگر اس میں لوگوں کا کیا قصور جبکہ آریہ سماج کے موجودہ اصول بہت کچھ اصلاح کے محتاج ہیں جیسا کہ حال ہی میں مہاتما منشی رام نے نیوگ کے برخلاف اپنی آواز کو بلند کیا ہے ؛

سکھ اور اسلام

سردار جوگندر سنگھ صاحب اپنے لیکچر میں جو آپنے اورڈاٹر کلب میں دیا فرماتے ہیں یہ خیال کہ سکھ اسلام کے مخالف ہیں۔ غلط ہے سکھوں اور مسلمانوں میں جو لڑائیاں ہوئیں وہ مذہب کی بناء پر نہیں تھیں گورو صاحب کے بہت سے مسلمان دوست بھی تھے جنہوں نے بہت سے نازک موقعوں پر گورو صاحب کی مدد کی جنکی محبت اور عقیدت مندی اخیر وقت تک قائم رہی۔ گورو صاحب نے جو اس مغل اعظم (حضرت اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ نور) کو چٹھی لکھی اس میں انہوں نے صاف طور پر یہ بات ظاہر کر دی تھی اور اسکو بتا دیا تھا کہ میں بت پرستوں کے برخلاف اسلام کی لڑائیاں لڑ رہا ہوں سکھ دھرم اسلام کے ساتھ بہت ہی قریبی رشتہ رکھنے کا دعویٰ کر سکتا ہے ؛

KHILAFAT LIBRARY

سردار صاحب نے بالکل درست فرمایا نور کے گذشتہ نمبروں میں جو مسلمان اور گورو گوبند سنگھ کے عنوان کے تحت سلسلہ مضمون نکلتا رہا ہے اس میں ہم نے کمال وضاحت اور صراحت سے اس امر کو آشکارہ اور مبرہن کیا تھا کہ درحقیقت مسلمانوں نے نہایت نازک سے نازک وقت میں گورو صاحب کا کما حقہ ساتھ دیا اپنے لیکچر میں اسی کی تائید سردار جوگندر سنگھ صاحب نے کی ہے ؛

آریہ سماج میں سنیاسیوں کو اڈریس اور انکا استقبال

مہتہ جیمنی بی۔ اے پلیڈر لاہور نے شری سوامی شردھانند سابق مہاتما منشی رام سے دریافت کیا کہ آپکے لیئے جو اس طرح ہر ایک جگہ خاص شان سے استقبال کیا جاتا ہے اور جگہ بہ جگہ اڈریس دیئے جاتے ہیں کہ یہ ویدک دھرم کے مطابق ہے (یاد رہے کہ ویدک دھرم میں سنیاسیوں کو دنیوی جاہ و جلال سے قطعی الگ بلکہ نفرت ظاہر کرنیکی سخت ہدایت کی گئی ہے) اسکے جواب میں مہاتما منشی رام جی نے کیا خوب فرمایا کہ ایڈریس لینے اور سٹیشنوں پر استقبال کا طریقہ دراصل سوامی سیتانند جی نے آریہ سماج میں رائج کیا ہے۔ مہاتما منشی رام کے اس معقول جواب کی ہم بھی داد دیتے ہیں۔ چلو اب سوامی سیتانند جانے یا مہتہ جیمنی داس مہاتما منشی رام جی تو عہدہ برا ہو گئے۔

سنیاس لیتے وقت نام تبدیل کرنا ویدوں کے خلاف ہے

آریہ پتر لاہور لکھتا ہے کہ مہتہ جیمنی داس بی۔ اے کہ اس استفسار پر کہ شری ۱۰۸ اور سرسوتی کی اپادہی ویدلوکول (مطابق) ہے جو آپکے نام کے ساتھ لگائی جاتی ہے سوامی شردھانند سابق مہاتما منشی رام نے اس کا جواب دیا شری ۱۰۳ یا شری ۱۰۵ یا ۱۰۸ کی اپادہی اور سرسوتی وغیرہ یہ سب اپادھیاں (درجات) ویدک دھرم کے مخالف ہیں۔ ایسی اپادھیاں وشویشور پدھتی میں جو کہ پورانک یعنی پرانی ہیں میں پائی جاتی ہیں چنانچہ سوامی دیانند نے انکا کھنڈن (رد) پرانی ستیارتھ پرکاش میں کیا ہے بلکہ نام کی تبدیلی بھی ویدک دھرم وردھ (مخالف) ہے۔ اگر میں نے سوامی جی کی یہ رائے پہلے پڑھی ہوتی تو اپنا نام بھی تبدیل نہ کرتا ؛

جیمنی پھر دیانند کے نام کے ساتھ کیوں سرسوتی لکھا ہوا ہے۔

سوامی شردھانند۔ چونکہ انہوں نے آریہ سماج کا پرچار کرنے سے پہلے جو ویدک دھرم ہونے سے پرتم (اول) گورو سے سنیاس لیا ہے جو ڈنڈی مت کا تھا اسلئے گورو نے انکے نام کو تبدیل کرتے ہوئے ساتھ سرسوتی کی اپادہی لگا دی

مہارشی جی (سوامی دیانند) ایسی اپادہی کو ویدک دھرم کے مخالف مانتے ہیں پراچین (پہلے عالم) سنیاسی بھی وقت نام تبدیل نہیں کیا کرتے تھے ؛

اگر صحیح ہے

تو پھر کیا وجہ ہے کہ مہاتما منشی رام نے اپنا پہلا نام ترک کر کے اپنے لیئے سوامی شردھانند کو پسند فرمایا جبکہ یہ طریقہ ویدوں کے برخلاف ہے اگر مہاتما جی کو پہلے علم نہیں تھا تو کیا اب علم ہونے پر بھی مہاتما جی ایک غلطی کی اصلاح کرنے کے لیئے آمادہ نہیں ہونگے ؛

مجرب نسخے

مسہ۔ تخم کریلا ۶ ماشہ روزمرہ دودھ کے ساتھ رات کو کھائیں۔ نہایت مقوی ہے ؛

نیند نہ ہوتی ہو۔ تو ایک ماشہ ہینگ بریاں تولہ بھر شہد میں ملا کر چاٹیں ؛

لیموں کے پتوں کا عرق بغل میں ملنے سے پھوڑی جاتی ہے ؛

اسن کی پوتھیاں ۳ ماشہ چھٹانک بھر گھی کے ساتھ کھائیں تو مار گزیدہ تندرست ہو جاتا ہے ؛

بھین بھائی کی شادی

کلکتہ میں ایک لڑکے کی شادی تھی رات کے ایک بجے بیاہ کی رسومات ادا ہوتی تھیں مگر ۲ بجے اندھیری اس زور کی آئی کہ لڑکی والوں نے اپنی لڑکی کو جگا لڑکے کی بھین جو قد و قامت اور رنگ و روپ میں انکی لڑکی سے بہت ملتی جلتی تھی اور برات کے ساتھ وہیں شادی کی رسومات ادا کیجانیوالی تھیں اور باقاعدہ سب رسومات ادا کی گئیں مگر جب صبح ہوئی تو یہ دیکھ کر لوگوں کی حیرانی کی کوئی انتہا نہ رہی کہ یہ تو بھین بھائی کا بیاہ ہو گیا۔ مگر امرت بازار پتر کا لکھتا ہے کہ کلکتہ کے پنڈت اب ویدوں اور شاستروں کے ذریعہ بھین بھائی کے نکاح کے فسخ ہونیکا فتویٰ تلاش کر رہے ہیں؟

عجوبہ روزگار عورت

ولایت کا انگریزی اخبار ٹیٹ بٹس لکھتا ہے کہ اس جگہ ایک عورت ہے جسکی پیدائش سے دونوں بازو ندارد ہیں مگر خدا نے اسکی ٹانگوں میں ایسی طاقت بخشی ہے کہ وہ پاؤں سے ہی اپنے گھر کا سب کاروبار کرتی ہے۔ پاؤں سے کھانا تیار کرتی ہے اور پاؤں سے ہی چھری کانٹے کا استعمال کرتی ہے۔ حتیٰ کہ پاؤں سے خطوط لکھتی ہے۔ خدا کی قدرت کی کوئی انتہا نہیں ہے اگر کسی کے ایک طاقت زائل ہوتی ہے تو خدا اسکی دوسری طاقت کو اسقدر درست بخشتا ہے کہ بہت حد تک پہلی کمی کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

قادیان میں ایک حافظ ہے پندرہ بیس پیسوں میں تم اپنی پہچان کے لیئے کوئی نشانی لگا کر حافظ کو یہ جتلا دو کہ یہ ہمارا پیسہ ہے اور پھر اس پیسے کو پندرہ بیس پیسوں میں ملا دو وہ حافظ آپ کو فوراً آپکا پیسہ نکال کر رکھ دیگا کہ یہ آپکا پیسہ ہے ؛

کاغذ کے ایک رم کی قیمت اکتیس روپیہ

اس عالمگیر جنگ سے جسقدر عالمگیر قحط ہے وہ صاف ظاہر ہے۔ ہر ایک چیز دن بدن گراں ہو رہی ہے کاغذ ہندوستان میں جسقدر گراں ہے وہ ظاہر ہے مگر مصر میں گرانی کاغذ کی شدت درجہ حیرت سے تجاوز کر رہی ہے انگلش مین رادی ہے کہ وہاں ایک رم کی قیمت اکتیس روپیہ ہے۔ اور مصر کا ایک انگریزی اخبار لکھتا ہے کہ اگر کاغذ کی یہی نرخ رہا تو پھر ایک پرچہ کی قیمت ۱۲ ار مقرر کی جائے گی۔ آؤ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور درد دل سے دعا کریں کہ خدا ہماری سرکار دولتمدار کو کامل فتح عطا فرمائے اور دشمن کو شکست فاش۔ تاکہ دنیا کو اس عالمگیر قحط سے نجات ملے ؛

جرمنوں کی حد سے بڑھی ہوئی سفاکی

اٹلی کے جس علاقہ پر جرمنوں اور اسٹریا نے قبضہ کیا ہے وہاں کے رعیت کے لیئے جرمن جنرل نے ایک اعلان شائع کیا ہے کہ ہر ایک گھر کی گولہ بارود کے دیکھنے کے لیئے تلاشی لی جائے گی اور خوراک کا سامان ہر ایک پاس جسقدر ہے لے لیا جائیگا اور مزدوری کے لیئے ہر ایک کو ہماری قواعد کی پابندی کرنی پڑیگی

KHILAFAT LIBRARY

سب مرد و عورت اور پندرہ سال سے زائد عمر کے لڑکوں کے لیئے یہ ضروری ہوگا کہ وہ صبح چار بجے سے لیکر شام کے ۸ بجے تک کھیتوں میں کام کریں اور سست آدمیوں کو فصل کے تیار ہو جانیکے بعد ۶ ماہ کی قید اور بچوں کو مار پیٹ کی سزا دیجائیگی کمانڈنگ کو اختیار ہوگا کہ کاہل الوجود عورتوں کو ۲۰ دُرّے ہر روز لگائے افسوس کہ جسقدر یہ حد درجہ کی سفاکی اور اخلاق سے گری ہوئی حالت ہے وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے خدا ان مظالم سے دنیا کو جلد نجات دے ؛

عیسائی کیا کر رہے ہیں

کلکتہ کا اخبار سٹیٹسمین رادی ہے کہ اسوقت عیسائیوں کے نظام میں ۵۷۷ ایسی قیام گاہ ہیں جہاں ۴۲ ہزار غیر مذاہب کے آدمی اپنا گذارہ کر رہے ہیں ۱۸۰ یتیم خانے ۸۸ کوڑھ خانے اور ۲۵ اندھوں کی رہائش گاہ ۱۳۰ ایسی جگہ ہیں جہاں منشی اشیاء سے پرہیزگار بننے کی تعلیم دی جاتی ہے اور ۲۵ صنعت کاری کے سکول اور ۲۵ میں بیوگان کی پرورش ہوتی ہے" ؛

احمدی دوستو غور کرو کہ اسکے مقابلہ میں ہمارے کام کی کیا حالت ہے مانا کہ عیسائی ایک مالدار قوم ہے مگر ایثار اور دولت میں کچھ فرق ضرور ہے ؛

وید شروع دنیا میں نازل نہیں ہوئے

مہاشہ آریہ گزٹ لکھتا ہے کہ شروع دنیا میں جب انسان صفحہ ہستی پر آیا اسوقت اسکے پاس کیا تھا جب انسان دنیا پر آیا اسوقت نہ کوئی واعظ تھا نہ مولوی نہ پادری نہ پنڈت اور نہ ہی کوئی زبان سکھلانے والا استاد تھا جس نے زبان سکھائی اسوقت کوئی بولتا نہ تھا سب بے زبان بڑی تھے ہُوا اور خاموشی کا عالم طاری تھا انسان سردی سے ٹھٹھر رہے تھے (کیوں تبت میں پیدا ہوئے تھے؟) انہیں یہ بھی حس نہیں تھا کہ ہم زندہ ہیں یا مردہ کسی کتاب کا ہونا تو ممکن ہی نہ تھا"

اب اسجگہ مہاشہ آریہ گزٹ نے صاف الفاظ میں اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ شروع دنیا میں نہ کوئی زبان تھی اور نہ کتاب یا دوسرے الفاظ میں شروع دنیا میں وید مقدس کا بھی ظہور نہ تھا کیونکہ جب نہ کوئی زبان تھی اور نہ کتاب تو بھلا وید مقدس کہاں ۔ ہم مہاشہ آریہ گزٹ کی اس صاف گوئی کی داد دیتے ہیں ۔

جزاک اللہ احسن الجزاء ؛

وید میں اگنی سے مراد آگ ہے

مہاشہ آریہ گزٹ نے اس مضمون میں آگے چلکر اس سے بھی زیادہ صاف گوئی سے کام لیا ہے جسکے لیئے ہم مہاشہ آریہ گزٹ کی جسقدر بھی تعریف کریں کم آپ فرماتے ہیں کہ ایسی بے بسی و بے کسی کی حالت میں یک لخت ایک گونج پیدا ہوئی اور وہ گونج ایک پُر اثر آواز تھی جو کہتی تھی ۔ "اگنی میڈھے پروہتم ویجنیہ دیو مرتوجم ہوتارم رتن دھاتم" انسانوں نے اس آواز کو سُنا اور اُن کے اندر تروتازگی آگئی انہوں نے "اگنی" کا شبد سنا اور وہ جان گئے کہ یہ لوگ بے کس و بے بس نہیں ہیں بلکہ ان کا مددگار پرکاش سروپ پرماتما ہے اور آگ روشن کی جا سکتی ہے اور اُس سے فائدہ لیا جا سکتا ہے" پھر آگے چلکر آپ فرماتے ہیں کہ کوئی بتلائے کہ وید سے پہلے کس نے اسے آگ کا استعمال سکھلایا"

کیا اس صاف صاف شہادت کے سامنے بھی کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ وید میں جہاں اگنی کا لفظ آیا ہے اُس سے مراد اگنی یعنی آگ نہیں بلکہ ایشور ہے ۔ بہرحال مہاشہ آریہ گزٹ کی صاف گوئی کی داد دینی پڑتی ہے اور بے ساختہ شاباس آریہ گزٹ کا شبد زبان سے نکل جاتا ہے ؛

ان آٹھ ہزار ٹریکٹوں کا کیا بنیگا

ہمارا زمانہ اپنے عقائد کی تبلیغ کے لیئے چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں سے بڑھکر اور کوئی مفید تجویز نہیں ہے ۔ عیسائیوں آریوں وغیرہ نے اس مفید تجویز سے بہت فائدہ اٹھایا اور کروڑہا چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ اپنے عقائد کے متعلق تقسیم کر کے اکثروں کو اپنے ہم خیال بنالیا ۔ اسی مفید تجویز پر کاربند ہو کر ہم نے بھی حضرت مسیح موعود کا ذکر گرنتھ اور جنم ساکھی" نامی دس ہزار ٹریکٹ سکھوں وغیرہ میں تقسیم کرنے کے لیئے چھپوائے اور ہم نے یہ سوچ کر کہ جن لوگوں میں اس ٹریکٹ نے جانا ہے وہ زیادہ تر گورمکھی جانتے ہیں اور گورمکھی کے ہی زیادہ شائق ہیں اسلیئے ہم نے یہ ٹریکٹ گورمکھی میں چھپوایا جسکا یہ نتیجہ ہُوا کہ محض گورمکھی کی وجہ سے دس ہزار ٹریکٹوں میں بصد دقت دو ہزار ٹریکٹ فروخت ہُوا باقی آٹھ ہزار کا ڈھیر فتر میں لگا ہے جسپر ہماری معقول رقم خرچ آئی ہے ہم حیران ہیں کہ ان آٹھ ہزار ٹریکٹوں کا کیا بنیگا کیا یہ معقول رقم کا ڈنڈ اسلیئے ہم پر لگایا جا رہا ہے کہ ہم نے یہ ٹریکٹ گورمکھی میں کیوں شایع کیا ۔ "اے روشنی طبع تو بر من بلا شدی"

اگر دو صد آدمی ایک ایک روپیہ کے ٹریکٹ خریدنے والا پیدا ہو جائے یا ۸۰ آدمی ایک ایک سو ٹریکٹ خریدنے والے پیدا ہو جائیں تو یہ آٹھ ہزار ٹریکٹ کا انبار اٹھ سکتا ہے اور خاکسار ایڈیٹر نور معقول رقم کے بوجھ سے سبکدوش ہو سکتا ہے ۔ ایسے کار خیر کے لیئے ایک ایک روپیہ خرچ کرنا کچھ بھی مشکل نہیں ہے ۔ آریہ اور عیسائی صاحبان ٹریکٹوں کی اشاعت پر لاکھوں کھا روپیہ خرچ کر رہے ہیں ۔ میں دیکھونگا کہ کسقدر احباب کرام اس کار خیر میں لبیک کہتے ہیں جو دوست اس کار خیر میں ایڈیٹر نور کا ہاتھ بٹائیں گے انکے اسماء گرامی باقاعدہ اخبار نور میں شائع ہوتے رہینگے ؛

ایک انجمن نے اپنے فرض کو پہچانا

منشی جعفر علیخاں صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ چھاؤنی سے لکھتے ہیں کہ انجمن احمدیہ انبالہ چھاؤنی نے اخباروں کی خریداری کے متعلق تحریک کی ہے تو ایک صاحب نے آپکے اخبار کی خریداری منظور کی آپ مہربانی فرما کر انکے نام اخبار جاری کر دیں اور ماہ مارچ کو ۱۰ تاریخ کو انکے نام وی پی کر دیں انجمن ہذا عدم وصولی وی پی ذمہ دار ہوگی" ہم اس موقع پر یہ سوال نہیں کرتے کہ جہاں اخبار کی ہستی کو قائم رکھنے کے لیئے سینکڑوں نئے خریداروں کی ضرورت ہے وہاں ایک خریدار کا اضافہ کہاں تک اس کمی کو پورا کر سکتا ہے مگر جہاں سوال صرف اصول کا ہے کہ انجمنہائے احمدیہ کی کل

KHILAFAT LIBRARY

انجمنوں سے اسوقت تک صرف انجمن انبالہ نے اپنے فرض کو محسوس کیا ہے ہم چاہتے ہیں کہ دوسری انجمنیں بھی اپنے فرض کو پہچانیں اور وہ اس اڑے وقت میں نور کی دستگیری سے ثواب دارین کی وارث بنیں آج اخبارات زندہ قوم کی زندگی کی علامات ہیں۔ اور نور جو کل ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرض کو بجالانیوالا اکیلا اخبار ہے۔ خیر خواہان ملت کی توجہ کا خصوصیت سے محتاج ہے ؛

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ہم نے اس سانحہ ہوش ربا کو کمال رنج سے سنا کہ ہمارے معزز بھائی بابو محمد اسمٰعیل صاحب کا صاحبزادہ انہیں داغ مفارقت دیکر اپنے پیارے خدا سے جاملا۔ ایسے وقت میں رسمی طور پر صبر و شکر کی تلقین کرنا یقیناً انسانی مقتضیات کا خون کرنا ہے مگر ہم مسلمانوں کے لیئے جنہیں خداوند تعالیٰ یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہر دکھ اور تکلیف میں ان اللہ مع الصابرین کی بشارت کا پھایا اپنے زخمی جگر پر لگائیں اس لیئے ہم درد دل سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے برادر مکرم کو صبر جمیل عطا فرماوے اور نعم البدل سے سرفراز کرے اور مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے ؛

کیا ہمسایہ قوم کی مثال بھی ہماری مدد کو جوش نہیں دلاتی

ہم کئی دفعہ اس دکھ بھری داستان کا اظہار کر چکے ہیں جہاں ہمارے دی پی یا وجود قلیل بلکہ اقل تعداد ہونیکے کثرت سے واپس آجاتے ہیں وہاں آریہ اخبارات اپنے ہزاروں کی تعداد رکھتے ہوئے یہ فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ ہزاروں میں سے اسکے نو یا دس دی پی واپس آئے۔ اب ایک اور تازہ مثال سنئے پچھلے ہفتہ اخبار پرکاش نے اپنے توسیع اشاعت کے لیئے چند سطور لکھیں صرف ایک ہی خریدار نے دس خریدار دیدیئے کیا کبھی وہ خوش قسمت وقت بھی آئیگا جب بیچارہ نور بھی یہ دعویٰ کر سکے کہ اسکے ایک ہی خریدار نے دس خریدار دیئے شروع اخبار میں برادر مکرم سید محمد شاہنواز سب انسپکٹر پولیس نے تقریباً آٹھ خریدار دیئے تھے اسکے بعد تو شاہ صاحب بھی عید کا چاند ہی بن گئے ہیں کئی دفعہ اپیلیں کیں مگر بہت ہی کم دوستوں نے توجہ فرمائی شائد اب ہمسایہ قوم کی مثال ہی ہمارے دوستوں کی رگ حمیت کو جنبش دے ؛

آریہ واعظین سوامی دیانند کی تصانیف کو بھی نہیں سمجھ سکتے

پرکاش اپنے ۱۵ اگھ کے لیڈر میں لکھتا ہے کہ:- لوگوں میں دھرم (مذہبی) اپدیش (نصیحت) سننے کی کافی شردھا (خواہش) ہے اور ادھک (زیادہ) شردھا (خواہش) بڑی آسانی سے پیدا کی جاسکتی ہے ہاں ایک بات دھیان میں رکھنے کے یوگیہ (قابل) ہے ارتھات (یعنی) جو اپدیشک (واعظ) ہو وہ اپنے دھرم سدھانت (مذہبی عقائد) کو بخوبی جانتا ہو آجکل کے اوپدیشکوں کی طرح نہ ہو کہ جو اب بھی تن (کوشش) نہیں کرتے کہ رشی دیانند کے گرنتھوں (کتب) اچھی پرکار (طرح) پڑھ سکیں،، مگر افسوس کہ وہی اوپدیشک جو بقول ہمعصر پرکاش رشی دیانند کی تصانیف کو بھی اچھی طرح نہیں پڑھ سکتے اور اپنے مذہبی عقائد سے بھی کما حقہ آگاہ نہیں ہوتے۔ مگر یہی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنکی مطہر تعلیم نے حیوان سے انسان اور انسان سے باخدا انسان بنا دیئے اور حضرت مسیح علیہ السلام اور بدھ عارف اور حضرت کرشن اور شری گورو نانک رحمۃ اللہ کی پاک اور مطہر تعلیم پڑھی دیدہ دلیری سے نکتہ چینی کیلیئے شیر ہوتے ہیں ؛

ہندوؤں کی نیچ اقوام پر اسلام کا زبردست احسان

یہ صحیح بات ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے آنے سے پہلے برہمن و کھشتری لوگ دیگر اقوام کو اسقدر نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے کہ اگر انمیں سے بعض اقوام کا سایہ بھی کسی برہمن دیوتا پر پڑ جاتا تھا تو برہمن دیوتا پراشچت (کفارہ) لازم آتا تھا۔ اور بغیر گنگا اشنان کے وہ شدھ نہیں ہو سکتے تھے مگر مسلمانوں نے آکر بتلایا کہ سب بنی نوع انسان بھائی بھائی ہیں۔ بلحاظ پیدائش کے نہ کوئی مطہر اور نہ ناپاک ہے سب یکساں ہیں ہاں وہ بڑا اور قابل عزت ہے جو خدا کے حضور بڑا ہے۔ اس تعلیم کا آج ہم یہ اثر دیکھتے ہیں کہ وہی لوگ جو نیچ اقوام کے سایہ تک کی روادار نہ تھیں۔ آج ہم بمبئی کی ایک ہندو انجمن کی یہ کارروائی پڑھکر حیران ہو گئے۔ یہ انجمن غیر مندوؤں کو اپنے میں شامل کرنے پر مامور ہے اس سبھا کی ایک شاخ سے دریافت کیا کہ آیا غیر ہندوؤں کو اپنی سماج میں داخل کرتے وقت شدھی کی کوئی رسم ادا کرنی چاہیئے یا نہیں جواب دیا گیا کہ داخل ہونے والا پہلے کوئی اشدھ (ناپاک) نہیں تھا اسلیئے شدھی کی کوئی ضرورت نہیں ہے شامل ہونے والے غیر مندو کو اسی طرح شامل کر لیا جائے جس طرح پیدائشی ہندو کو شامل کر لیا جاتا ہے۔ گویا یہ سوسائٹی آریہ سماج سے بھی چار قدم آگے ہے اور یہ سب اسلام کی برکت ہے۔ اسلیئے ان سب اچھوت اقوام کو مسلمانوں کا ممنون ہونا چاہیئے مگر افسوس کہ مسلمان دوسروں کو جگا کر خود سو گئے ؛

ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے والے آریہ بزرگ

۱۵ اگھ کے پرکاش میں آریہ سماج کے لیڈنگ ممبر رائے بہادر ماسٹر آتمارام صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جسمیں آپ لکھتے ہیں کہ "جوش میں آکر لکھدینا بہت آسان ہے پر تو (لیکن) عملی گورکھ دھندا کو سلجھانا بہت کٹھن ہے رشی یاگیہ ولکیہ کی اوہاریائیں میتری اور کاتیا تھیں کیا وہ رشی شودر تھا دشرتھ تین استریاں (عورتیں) رکھتے ہوئے بھی شودر نہ ہوا" کیا اب بھی آریہ لوگ ہم مسلمانوں کو ایک سے زیادہ بیویاں کرنیکا طعن دیا کرینگے فرق صرف اتنا ہے کہ ہم لوگ پراچین رشیوں (بزرگان اسلاف) کے نقش قدم پر چلتے ہیں اور ہمارے آریہ دوست چلنا پسند نہیں کرتے صرف اسی ایک فرق پر ہمیں کچھ کے کچھ خطابات سے مخاطب کیا جارہا ہے۔ ایشور ہمارے آریہ مترووں کو گیان (سمجھ) دیں تاکہ وہ بھی بزرگان اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان کی ارواح (نیک دعائیں) حاصل کریں

چہ خوب جواب ہو تو ایسا

ایڈیٹر نے لکھا ہے کہ سوامی جی نے بجز وید بھاش اکیسواں ادھیائے۔ ۶ منتر میں لکھا ہے کہ پران اور ادیان کی انتی چاہنے والے یعنی آدمی پشو سے اور پانی کی انتی چاہنے والا اینڈ ہے دھن آدمی ایشوریہ کو چاہنے والا بیل سے بھوگ کرے اسپر آریہ گزٹ کا چیل بلا اڈیٹر اپنے ۵ ماگھ کے اشو کے ۴ صفحہ ۳ کالم میں لکھتا ہے کہ کیا ہوا اگر بجز وید بھاش میں یہ تمہارے بھی تو مارکنڈی پران جلد دوم ادھیائے ۶۶ شلوک ۲۱ راجہ سرد چی کا ہرنی سے بھوگ کرنا لکھا ہے ایسے ہی بھینسے سے بھوگ کرنیکا تذکرہ ہے" واہ واکیا مزید اور زبردست جواب ہے

ایک دردمند دل کی آواز

حضرت قبلہ میر حامد شاہ کا گرامی نامہ اسی اخبار کے ۱۲ صفحہ پر درج ہے دوست بغور اس خط کو ملاحظہ فرماویں اور اپنی رائے مبارک سے اطلاع دیں۔ اسوقت نور کی حیات ممات کا سوال ہے۔ یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ بفضل خدا تمام ہندوستان میں نور ہی ایک ایسا اخبار ہے جو سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا اہم فرض کو احسن وجوہ سرانجام دے رہا ہے یقیناً ایسے مجاہد پرچہ کی اعانت کرنا گویا اپنی مدد آپ کو نیکے مصداق ہے مگر اسوقت تک قوم نے ایسے مجاہد پرچہ کی اعانت کی طرف بہت ہی کم خیال کیا۔ جسکا یہ نتیجہ ہے کہ سالانہ جلسہ پر صرف ایک خریدار کا اضافہ ہوا اور وہ بھی تین اشخاص نے ملکر ایک سال کی قیمت دی ایسی باتیں کمر توڑ دیتی ہیں دوسری طرف آریوں اور سکھوں کے اخبارات کو جنکے جواب دینے کے لیئے تمام ہندوستان میں نور اکیلا ہی پرچہ ہے ان اخبارات کی اشاعتیں پانچ پانچ ہزار تک ہیں اور علاوہ اسکے گرانی کاغذ میں ان کے خریداروں نے سینکڑوں چھوڑ ہزاروں روپیہ کی اعانت سے کام لیا ہے مگر دوسری طرف نور کی حالت سخت قابل رحم ہے۔ حضرت شاہ صاحب کے خط سے ہمارے پژمردہ دل کو کچھ ڈھارس ہوئی ہے وہ ہر ایک دوست جو نور سے کچھ بھی محبت رکھتا ہے وہ اسی اخبار کے ۱۲ صفحہ پر حضرت شاہ صاحب کا خط ملاحظہ کرکے اور اپنی رائے مبارک سے جلد سے جلد خاکسار اڈیٹر نور

زار بھی ہو گیا تو ہوا گھر بھی ہاں زار

(خاص نور کیلئے ۳۰- جنوری ۱۹۱۸ء کے پائنیر سے ترجمہ کیا گیا)

امریکن لٹریری ریویو لکھتا ہے کہ ٹوبالسک میں ایک سرخ اینٹ کی عمارت کی اوپر کی منزل میں مسٹر اور مسز رومناف رہتے ہیں۔ یہاں یہ ذکر کر دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ٹوبالسک وہ جگہ ہے جہاں سے مسٹر رومناف کے زار ہونیکے زمانہ میں روس کے جلاوطن قیدی سائبیریا کے مختلف حصص میں تقسیم کر کے بھیجے جاتے تھے یہ ایک بہت ویران صوبہ کا قصبہ ہے اسکی آبادی تقریباً ۴۵ ہزار ہے اور ایک دلدل کے وسط میں واقع ہے اور تمام سائبیریا نہایت بری آب و ہوا رکھتا ہے تمام دنیا کی طرح مسٹر رومناف کو بھی آجکل اشیاء کی گرانی تنگ کر رہی ہے اسکا خرچ ایک ہزار پونڈ سالانہ سے دو سو پونڈ سالانہ کر دیا گیا ہے۔

جب دریائے ٹوبال پر ایک دخانی جہاز میں پانچ دن کے سفر کے بعد شاہی قیدی اور اُس کا خاندان ٹوبالسک میں پہنچا تو اسوقت انکے استقبال کے لیئے کوئی انتظام نہ تھا اور چونکہ تمام گاڑیاں اپنے اپنے کام میں مشغول تھیں مسٹر رومناف اسکے لڑکے اور اسکی تین لڑکیوں کو اپنے مکان تک پیدل جانا پڑا جو اُمراء کی رہائش گاہ کے دوسری طرف شہر کے نچلے حصہ میں واقعہ ہے اور اُمراء کے مکان شہر کے اوپر کے حصہ میں دریا کے کنارہ پر ہیں مسٹر رومناف اپنی پیاری سمانوار اپنی بغل کے نیچے دبائے ہوئے تھا اور اسمیں دوسرے قیدیوں سے کوئی امتیاز نہ تھا جنکو وہ ہمیشہ دیکھا کرتے تھے آخر کار ایک گاڑی مسز رومناف اور اسکی بڑی لڑکی کے لیئے مہیا کی گئی مسٹر رومناف کے مکان میں اسکے اور اسکی بیوی کے لیئے دو کمرے ہیں اور اسکی چار لڑکیوں کے لیئے اور ایک ایک ایکسٹرا کے لیئے جو کسی زمانہ میں تمام روس کا وارث تھا انکے علاوہ ایک کھانے کا کمرہ ایک باورچیخانہ اور ایک عام کمرہ ہے گورنمنٹ کی طرف سے انکو چار نوکر ملے ہوئے ہیں جن میں سے ایک باورچی اور تین خادمہ ہیں یہ نوکر مکان کے دوسرے حصہ میں رہتے ہیں اور یہ مکان ایسے خاندان کے لیئے جو کبھی شاہی خاندان تھا نہایت ہی تنگ جگہ ہے۔

مکان کی نیچی منزل میں سپاہیوں کی ایک کمپنی رہتی ہے جو ریوولیوشن کے نہایت وفادار ہیں کیونکہ مسٹر رومناف دراصل نظر بند نہیں ہے بلکہ قیدی ہے اگرچہ اسکی لڑکیوں کو اندر باہر آنے جانے کی کھلی اجازت ہے روسی مصنف دینور پوسٹ آنیوں بزوزی اس خاندان کی روزانہ زندگی کے بہت سے دلچسپ حالات لکھتا ہے انکے آجکل کے حالات سے مقابلہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ انکے آجکل کے مکان کا ان مکانوں سے مقابلہ کرو جو پیٹرو گریڈ میں اسکا سا کوئی محل تھا ٹوبالسک میں پیٹر ہاف اور کریمیا میں موسم سرما کا تھا۔ اسکے علاوہ روس کے مختلف حصوں میں کوئی بیس کے قریب اور بڑے بڑے محل تھے۔

پیٹر ہاف اتنا بڑا محل ہے کہ آدمی اس میں راستہ بھول جاتا ہے اور دو سو نوکر صرف مہمانوں کو آئیں راستہ بتانے کے لیئے تھے۔ پیٹرو گریڈ میں موسم سرما کے محل میں آئینوں کا ہال دو سو فٹ لمبا ہے مگر آجکل انکے رہنے کے مکان میں سب سے بڑا کمرہ پندرہ فٹ لمبا اور دس فٹ چوڑا ہے۔ شاید مسٹر رومناف کو یہ سنکر بہت تکلیف ہوتی ہوگی کہ اسکے پہلے رہنے کے مکان موسم سرما کے محل میں آجکل شولسٹ مدبر رہتے ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

رومناف کے مکان میں ٹوبالسک میں وہ معمولی ضروریات بھی نہیں ہیں جنکے ادنیٰ درجہ کے اہل امریکہ عادی ہیں۔ اسمیں نہ تو کوئی غسلخانہ ہے۔ نہ گرم یا سرد بہتا ہوا پانی۔ اور نہ بجلی یا گیس کی کسی قسم کی روشنی ہے۔ نہایت عمدہ حمام کے لیئے زار کے محلوں کی ایک خصوصیت تھی۔ کمرہ صرف انگیٹھیوں سے گرم کیا جاتا ہے اور جلانے کے لیئے لکڑی ہر روز نیچے سے لیجائی جاتی ہے۔ ٹوبالسک کی آب و ہوا سال میں نو ماہ نہایت سرد رہتی ہے گھر کے لیئے پانی ایک نزدیک

کے کوئیں سے نکالا جاتا ہے اور بالٹیوں میں بھر کر لیجایا جاتا ہے گھر کے گرد کوئی باغ نہیں ہے صرف ایک چھوٹا سا صحن ہے۔ جسکے گرد اونچی دیوار ہے تاکہ باہر کے لوگ نہ دیکھ سکیں اس جگہ میں نکولس اور مناف ورزش کرنی پسند نہیں کرتے۔ حالانکہ وہ باغ لگانیکا بہت مشتاق ہے مکان کے مشرق کی طرف ایک برآمدہ ہے اور جہاں معمولی دنوں میں مسٹر اور مسز رومناف ہوا کھاتے ہیں زار کے پرائیویٹ کمرے کی کھڑکیاں ایک بوڑھے کفش دوز کے مکان کے اوپر واقع ہیں۔

نیکولس اور اسکی بیوی اس طرح درحقیقت اپنے مکان کے اندر قیدی ہیں وہ صرف گرجا کے جانے کے لیئے یا عام حمام میں جانے کے لیئے اجازت دیئے جاتے ہیں وہ اتوار کے دن دو دفعہ گرجا جاتے ہیں اور مذہبی تہواروں کے دن بھی اسکو گرجا جانیکی اجازت ہے عام حمام میں وہ ہفتہ میں ایک دفعہ جاسکتے ہیں:۔

جب کبھی وہ باہر جاتے ہیں انکے ساتھ گارڈ کے چار افسر ہوتے ہیں اور باقی سپاہی کچھ فاصلہ پر رہتے ہیں تمام گارڈ ۔۔ ۴ سپاہیوں کی ہے جنکی حکومت کے ساتھ وفاداری مسلمہ ہے وہ معزول خاندان کی دن اور رات حفاظت کرتے ہیں۔ چار پہرے مقرر ہیں اس طرح پر ایک پہرہ میں ایک سو سپاہی ہر وقت پہرہ پر رہتا ہے۔

تمام ڈاک جو باہر بھیجی جاتی ہے یا اندر آتی ہے احتیاط سے پڑھی جاتی ہے اور یہاں تک کہ مسٹر رومناف کے خطوط اپنی والدہ کے نام بھی پڑھے جاتے ہیں۔ گارڈ کے افسر کو حکم ہے کہ جب وہ بھاگنے کی کوشش کرے باہر کوئی اُسے چھوڑانے کی کوشش کرے تو اسے فوراً مار دیا جائے۔ تمام خوراک جسکی اس کنبہ کو ضرورت ہوتی ہے گارڈ افسر خرید کر لاتے ہیں۔ گورنمنٹ نے پانچ ہزار روبل سالانہ انکی اشیاء خوردنی کے لیئے مقرر کیا ہے یہ رقم تقریباً دو صد پونڈ ہوتی ہے اس حساب سے مسٹر رومناف اپنے خاندان کے لیئے بالکل سادہ خوراک کافی مہیا کر سکتا ہے اگر وہ زائد اخراجات سے پرہیز کرے۔ مسز رومناف جرمن قسم کے کھانے کی بہت مشتاق ہے اور اپنا بہت سا وقت کھنے کا کھانا تیار کرانے کے لیئے باورچیخانہ میں خرچ کرتی ہے۔ مسٹر نیروڈی ان کے کھانے کا روزنامہ اس طرح بیان کرتا ہے کھانوں کا انتظام جیسا کہ عام کم حیثیت گھروں میں ہوتا ہے نوکروں کے آرام کے مطابق ہے۔

رومناف کا خاندان دس بجے چاشت کھاتے ہیں دوپہر کا کھانا ایک بجے اور رات کا کھانا ۶ بجے چاشت کے دیر سے اور رات کے کھانے کا جلدی اسواسطے انتظام کیا گیا ہے کہ نوکروں کو تکلیف نہو۔

روزانہ ایک ہی طرز پر کام ہوتا ہے جسمیں کھانوں کی سادگی اور خوشی کی عدم موجودگی خاص طور پر نمایاں ہے نہ انکی ملاقات کیلئے کوئی آتا ہے اور نہ انکی کوئی دعوت کرتا ہے وہ ان ہر دو خوشیوں سے محروم ہیں۔ تھوڑی مدت پہلے انکا تمام وقت شاہی دعوتوں اور بڑے بڑے لوگوں اور ملاقاتوں اور مختلف تماشوں میں گذرتا تھا اب وہ سکول کے بچوں کو بھی دعوت نہیں دے سکتے۔

ٹوباسک (غالباً کسی اخبار کا نام جو ٹوباسک سے شائع ہوتا ہے) بیان کرتا ہے کہ زارینہ اپنی گفتگو میں بہت خوش اخلاق اور زبان میں بہت سخت ہے جب کھانا لایا جاتا ہے تو وہ حسب ذیل ریمارک کرتی رہتی ہے آؤ بچو ہم قیدیوں کا کھانا کھائیں۔ لیکن اچھا۔ وقت آگیا ہے۔ یقیناً میں اُن بدمعاشوں کو جو یہ سلوک ہمارے ساتھ کر رہے ہیں سزا دونگی۔ معزول شدہ زار اسکے برخلاف بہت ناخوش غمگین اور تفکرات میں ڈوبا رہتا ہے۔ وہ بہت کمزور ہو گیا ہے اور اسکے بال سفید ہو گئے ہیں اور بوڑھا نظر آتا ہے وہ عام طور پر بوبجنسکی رجمنٹ کے کرنیل کی پوشاک پہنتا ہے جسکی اُسے پہننے کی اجازت ہے۔ اگرچہ یہ عہدہ اسکا اب نہیں ہے۔ اسکی زیادہ فضول خرچی چائے پینا ہے وہ عموماً بیس سے تیس پیالیاں روزانہ پی جاتا ہے اور اسکی صحت کا خراب ہونا زیادہ تر اسی وجہ سے ہے اسکے علاوہ وہ بہت سے سگرٹ بھی پیتا ہے۔ شاید سب سے زیادہ دلچسپ خبر رومناف کے خاندان کے متعلق لڑکیوں کی ہے چار لڑکیاں ہیں سب خوبصورت اور دلربا ہیں اوّل اولگا جسکی عمر ۲۲ سال کی ہے۔ دوم ٹیٹی آنہ جسکی عمر بیس سال ہے۔ تیسری میریا جسکی عمر ۱۸ سال کی ہے چوتھی انیس ٹیٹیا جسکی عمر ۱۶ سال کی ہے فساد کے شروع میں وہ ڈر کے مارے قریب المرگ ہو گئی تھیں لیکن اب اچھے سلوک کے ماتحت جمہوریت پسند بن رہی ہیں اور شاید سوشالسٹ بھی ہو جائیں۔ گورنمنٹ نے بہت مہربانی۔ دانائی سے ان نوجوان لڑکیوں کو حسب مرضی بغیر کسی حفاظت کے باہر اندر آنے جانے کی اجازت دی ہے۔ وہ کھلم کھلا شہر کے لوگوں سے ملتی ہیں اور اگر چاہیں تو وہ ملک کے دوسری حصص میں بھی سیر کر سکتی ہیں وہ عموماً اسی طرز پر اولگا نیکولانہ کر کے مخاطب کی جاتی ہیں جسکے معنی اولگا نیکولس کی بیٹی ہے اسی طرح دوسری بھی معزول زار ہاس پوٹرین رومناف کے لقب سے مخاطب کی جاتی ہیں۔ اور اسکی بیوی ہاس پیتا رومانا رلف کے خطاب سے مخاطب کی جاتی ہے اور یہ دونو لفظ روسی زبان میں مسٹر اور مسز کے مترادف ہیں۔

مس ٹیٹی آنہ رومناف آزادی کی روح بہت جلد جلد جذب کر رہی ہے کہا جاتا ہے کہ وہ ایک روز غائب ہو گئی اور یہ افواہ تھی کہ اس نے ایک نوجوان بحری افسر سے شادی کر لی ہے اور امریکہ کی طرف بھاگ گئی ہے۔ لیکن وہ دو ہفتہ کے بعد واپس آگئی اور بیان کیا گیا کہ وہ ارکیشک کی سیر کو چلی گئی تھی جہاں کہ بہت رونق ہے۔ رومناف کی تمام لڑکیوں کے پاس کافی روپیہ ہے کیونکہ انکو اپنا تمام روپیہ ریولیوشن کے وقت رکھ لینے کی اجازت دیدی گئی تھی اولگا جو کہ خاندان کا بہت جوشیلا ممبر ہے آجکل اس جگہ کے فوجی ہسپتال میں والنٹر نرس کا کام دے رہی ہے جہاں کہ وہ دو گھنٹے ہر روز خرچ کرتی ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک نوجوان سوشو لیسٹ لیکچرار جو پیٹروگریڈ کا ہے اسے دالا ہے اسکا عاشق ہو گیا ہے وہ کئی دفعہ اکٹھے دیکھے گئے ہیں اور ایک عشقیہ کہانی کی آغاز کی امید بڑے شوق سے کی جا رہی ہے جو کسی زمانہ میں گرینڈ ڈچس تھی آجکل معلوم ہوتا ہے کہ سوشالسٹ ہو گئی ہے۔ اس کا پہلا قدم یہ ہے کہ اس نے مشہور کرایا ہے کہ میرا ارادہ سوشالسٹ عقائد کے رفیقوں کے بچوں کو معلمہ

پیانو کا سبق دینے کا ہے۔

تیسری لڑکی ہربرٹ رومناف ہیڈ اور ٹائپ رائٹر سیکھ رہی ہے کیونکہ اس کا ارادہ اپنے باپ کی سوانح عمری لکھنے کا ہے۔

انکے علاوہ پہلا تخت کا وارث چھوٹا الکسی ہے جو اپنے دوستوں اور خاندان میں "اوشا" کہلاتا ہے شاہی کنبہ خیال سے تمام لڑکیوں سے وہ ایک ضروری فرد ہے اسکو باہر جاکر عام سیر گاہ میں کھیلنے کی اجازت ہے لیکن تمام وقت گارڈ کی اسپر حفاظت رہتی ہے کیونکہ باغی بادشاہی کو بحال کرنیکی کوشش میں اسے استعمال کر سکتے ہیں۔ رومناف کی لڑکیاں کھلم کھلا ٹوباسک کے معمولی شہریوں سے ملتی جلتی ہیں وہ اکثر میونسپل تھیٹر میں بھی جاتی ہیں اور ایسے موقعوں پر وہ عام نشستگاہوں میں بیٹھتی ہیں وہ شہر میں بڑی ٹی پارٹیوں پر بھی جاتی ہیں اور تینوں بڑی لڑکیاں مرچنٹ کلب کی دعوتوں میں بھی گئی ہیں وہ شہر کی ریڈ کراس سوسائٹی اور عورتوں کی کمیٹی کی بھی ممبر ہیں۔ الوشا کے ساتھ ابھی تک قوی ہیکل ملاح ٹڈیری انیکو بھی رہتا ہے جو بچپن سے اسکے نوکر کا کام دیتا رہا ہے۔ یہ دلچسپ بات ہے کہ چھوٹا الیسو شاولیعہد ہونے کے زمانہ سے اب زیادہ اچھی صحت رکھتا ہے اگرچہ ابھی تک دانتوں کے سخت ہو جانے سے تکلیف اٹھا رہا ہے۔ اس کا رنگ پہلے کی نسبت اچھا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس آہستہ آہستہ اثر کرنے والے زہر سے بہت کچھ اچھا ہو گیا ہے جو کہتے ہیں کہ روس پٹین نے اسے دیا تھا تاکہ وہ زار اور زارینہ پر اپنا اثر رکھ سکے۔

لیکن جبکہ خاندان کے چھوٹے ممبر جلاوطنی میں خوش ہیں۔

گزار اور زارینہ اپنی پہلی وراثت اور دولت کے نقصان کو بہت محسوس کرتے ہیں جو کئی نسلوں سے انکے خاندان میں چلی آتی تھی۔

مسز رومناف کی طبیعت خراب رہتی ہے اور وہ اپنی زندگی کی پرانی شان کو یاد کر کے اکثر بہت غصہ میں آجاتی ہے نیکولس صرف غمگین ہی رہتا ہے ..... ٹوباسک جہاں کہ زار نظر بند ہے وہ شہر ہے

بدبخت جلاوطن لوگ سائبیریا کے خطرناک سفر پر جاتے ہوئے گذرتے تھے۔ اپنی کھڑکیوں سے وہ ان شیڈس کو دیکھ سکتا ہے جہاں ہزارہا اعلیٰ درجہ کے روسی جانوروں کی طرح اتارے جاتے تھے جبکہ وہ سائبیریا کی کانوں میں اپنی زندہ موت کی طرف بھیجے جانے کا انتظار کرتے تھے۔ یہ حساب لگایا گیا ہے کہ اپنی زندگی میں نیکولس رومناف نے کم از کم دو لاکھ آدمیوں اور عورتوں کو جلاوطن کیا ہے اب وہ ان تمام تکالیف کا تھوڑا سا حصہ محسوس کر سکتا ہے جس میں اس نے لکھوکھا آدمیوں کو ڈالدیا تھا ؛

اڈیٹر نور:۔ اسپر ہمارے کسی حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں ہے کہ کس طرح خدا کے پیارے مسیح موعودؑ کی یہ پیشگوئی جو آپ نے ایک عرصہ پہلے۔ زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار کے الفاظ میں فرمائی تھی لفظ بہ لفظ پوری ہوئی۔ لوگوں کو چاہیئے کہ وہ خدا کے پیارے مسیح موعودؑ کا دامن پکڑ کر حسنات دارین کے وارث بنیں ؛

خواجہ حسن نظامی کو پگڑی کا سرٹیفکیٹ

حسن نظامی نے پہاڑ سے ٹکر لگا کر جس طرح اپنے سر کو پھوڑا ہے اسکی درد کا بہترین اندازہ تو خواجہ صاحب کا سر ہی لگا سکتا ہے اور اس حواس باختگی میں جو وہ اناپ شناپ ہانک رہے ہیں اس نے ان کی زخمی اور مصنوعی روحانیت کا پردہ بالکل چاک کر دیا ہے یہ ہم ہی نہیں کہتے چنانچہ اخبار پرکاش جو اس معاملہ میں کسی خاص فریق کا طرفدار نہیں ہے وہ بھی خواجہ صاحب کی حواس باختگی سے تنگ آکر ان موٹے حروف کے لیبل سے خواجہ صاحب کے ماتھے کو مزین کرتا ہے

"خواجہ صاحب کی اس تحریر کو پڑھکر ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ جس روحانیت کا انہیں دعویٰ ہے اس کی شان سے یہ تحریر بہت گری ہوئی ہے۔"

خواجہ صاحب کو یہ سرٹیفکیٹ مبارک ہو ؛

KHILAFAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؛ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مبارک ہے وہ جو اس دردمند آواز کو سنے

(حضرت قبلہ میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹ سے تحریر فرماتے ہیں ؛)

برادرم مکرم جناب شیخ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ نور کی وسعت اشاعت کے متعلق آپکی تحریریں بڑی زور سے نکل رہی ہیں۔ اور باوجود کوئی دقیقہ تحریک اٹھا رکھنے کے ابھی تک قوم کو حرکت نہیں ہوئی کیوں اور آدمیوں کیلئے نور کی روشنی۔ بہت ہی بابرکت ہے۔ اور اسمیں کسی احمدی کو کلام نہیں ہے کہ آپکی معلومات ان ہر دو مذاہب کے مقابلہ میں جو کام کر سکتے ہیں۔ وہ دوسرے مجاہدین سلسلہ سے ممکن نہیں۔ پھر بھی خدا جانے کیوں جماعت اس اخبار کی کافی تعداد کے بڑھانے میں ہاتھ نہیں بٹاتی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اس جلسہ میں خاص تحریک فرمائی مگر مینے قادیان میں جیسا کہ آپکا خیال ہے کوئی خاص پارٹ نہیں لیا تھا۔ اور نہ میں جماعتوں کی خدمتیں کمر کمرہ میں گیا۔ البتہ میرا خود بھی یہ خیال خاص ہے کہ آپکے وجود سے احمدی قوم دین کی خدمت کا کام جہاں تک ممکن ہو آپکی ہر ایک دقت رفع کر کے اور قوم کے ذی مقدور بزرگ مجموعی اتفاق سے آپکی امداد کی سبیل پیدا کریں وسعت اشاعت اخبار کے ذریعہ کے علاوہ قوم کی توجہ ایک ایسی رقم مہیا کر دینے پر ہونی چاہیئے جس سے آپکو اپنے مقاصد دینی میں فراغت حاصل ہو۔ میرے خیال میں کم سے کم پانچ سو روپیہ بالفعل آپکی امداد کے واسطے جمع ہونا چاہیئے تاکہ آپکے معلومات سے بذریعہ رسایل مختلف سکھوں اور آریوں کو آگاہ کیا جائے اور پھر ان رسائل کو ذی مقدرت احباب بہ تعداد مناسب خرید کر مفت تقسیم کریں۔ اور اسی طرح یہ سلسلہ چلتا رہے۔ اور اخبار کی اشاعت میں بھی ترقی ہو جائے اگر یہ احباب ۵۰۰ روپیہ یکدم دیدیں تو پانچسو کی تعداد یکدم جمع ہو جاتی ہے۔ خدا کرے کہ قوم کو توجہ ہو جائے اور آپکو کچھ سہولت ہو۔ اس بارہ میں میں خود بھی کوشش کرونگا اور احباب سیالکوٹ کو توجہ دلاؤنگا اور دس کی رقم اپنی بھی شامل کرونگا اگر مناسب سمجھیں تو اسی دس کے ساتھ میری اس تجویز کا اعلان کر دیں۔ شاید عام تحریک قوم میں پیدا ہو جائے ؛

جس میں ۹ خاکسار غلام سیالکوٹ سے